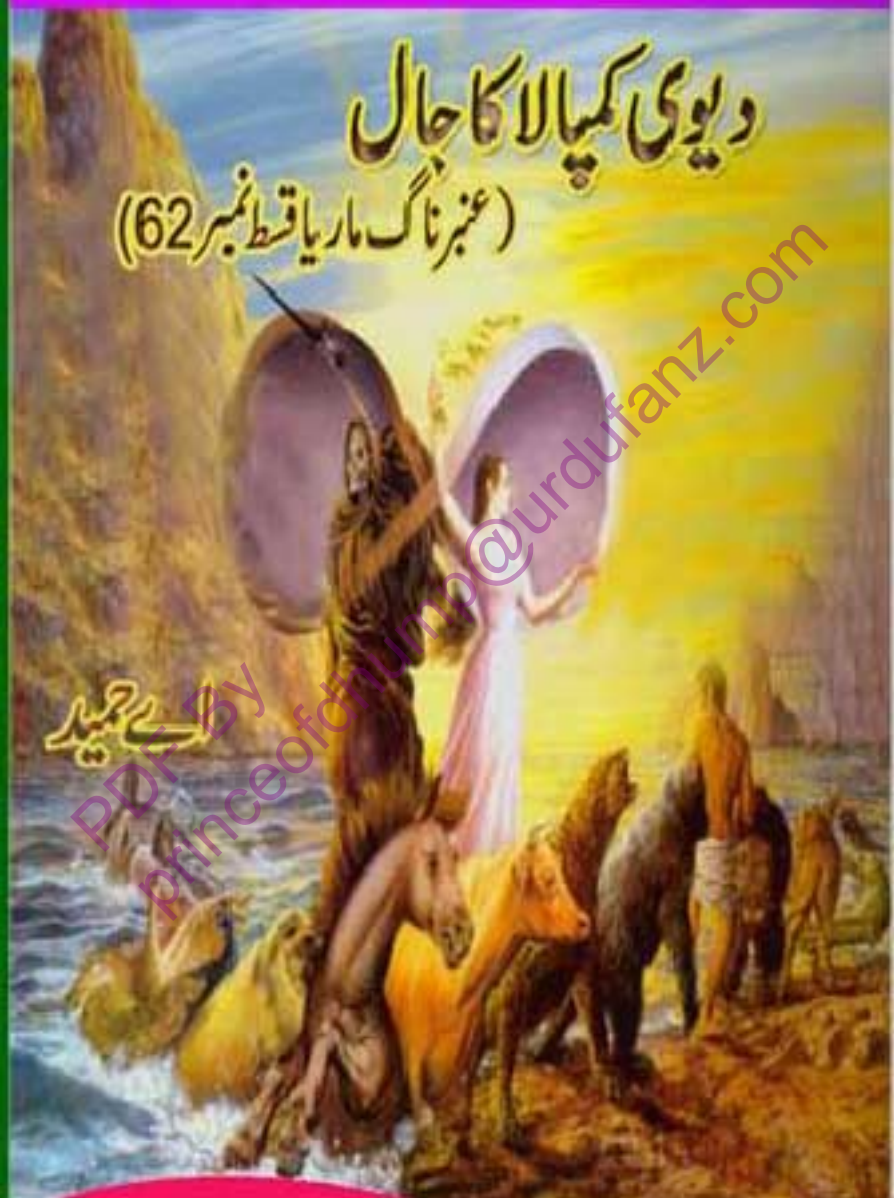


# دیوی کپیالا کا حال

(عنبرناگ ماریا قسط نمبر 62)

عسکری حمید

PDF by  
princeofthump@urdufanz.com



فہرست

فرعون کی مئی

دیوی کپالا کا جال

مگر مجھ کا سینگ

سو برس کے بعد

ماریا کہاں، تاگ کہاں؟

خوفناک گوریلے

پیارے بچو!

ماریا انگریز لٹیروں کے ساتھ ساتھ اہرام مصر میں

داخل ہوئی۔ فرعون کے خزانے کو بچانے کی وجہ سے

فرعون کی روح نے اسے سفید موتی دیا۔

ماریا کی اگلے روز مصر میں ہی ناگ اور عنبر سے

ملاقات ہوئی۔ تینوں ایک سرائے میں آرام کر رہے

تھے کہ ماریا سیر کرنے دریا کنارے نکل گئی۔

یہاں سے ایک دم ایسا ہوا کہ قدرت نے اسے

ایک سو برس آگے پھینک دیا۔

اس نے آنکھ کھولی تو وہ برما کے جنگلوں میں تھا،  
جہاں جاپانی بم برس رہے تھے۔ غبر نے آنکھ کھولی تو  
وہ انگلستان کے ایک ویران ٹیشن پر بیٹھا تھا اور جرمن  
بمبار حملہ کرنے چلے آ رہے تھے۔

ماریا نے پیرس پہنچ کر محبت وطن گوریلوں کی مدد  
کرنی شروع کر دی۔ تینوں بہن بھائی ایک بار پھر بچھڑ  
گئے تھے۔

ماریا کو فرانس میں کن حالات سے پالا پڑا۔  
یہ آپ اس ناول میں پڑھیں گے۔

## فرعون کا موتی

ریت پر قدموں کے نشان ابرام مصر تک چلے گئے  
تھے۔  
ماریا ان نشانوں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی گئی۔  
یہ نشان ان دونوں انگریز لیروں کے تھے جو سیاہوں  
کے بھیس میں مصر میں فرعون کا خفیہ خزانہ لوٹنے آئے  
تھے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

انہوں نے اہرام کے پاس خیمے لگا رکھے تھے۔  
ان کا ملازم عبدل خیمے میں بے خبر سو رہا تھا۔ وہ نہیں  
چاہتا تھا کہ اس کے ملک کا خزانہ دوسرے ملک کے  
لوگ لوٹ کر لے جائیں۔

مگر وہ گہری نیند میں سو رہا تھا اور انگریز لیسرے  
رعیمز فرعون کے مقبرے میں پہنچ گئے تھے۔ ان کے  
پیچھے پیچھے ماریا بھی چلی آ رہی تھی۔

رات کی موت ایسی خاموشی صحرا میں چھائی تھی۔  
آسمان پر ستارے دھیرے دھیرے چمک رہے تھے۔  
قدموں کے نشان فرعون کے مقبرے کے دروازے پر  
آ کر ختم ہو گئے تھے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ماریا نے دیکھا، فرعون کے مقبرے کی دیوار کھلی  
ہے۔ وہ مقبرے میں داخل ہو گئی۔ اندر اندھیرا تھا۔ وہ  
دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر چلنے لگی۔

ذرا دور جانے کے بعد مقبرے کی تاریکی میں ہلکی  
ہلکی روشنی ہوئی۔

یہ روشنی اس لیمپ کی تھی جو انگریز لیسروں نے  
ہاتھ میں تھام رکھا تھا اور وہ اہرام میں رستہ تلاش  
کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔

ماریا بھی ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ جب وہ  
روشنی کے قریب پہنچی تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک کھوہ  
میں سے اندر گزرنے کی کوشش کر رہے تھے۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

لوہے کی ایک سلاح کی مدد سے انہوں نے ایک جگہ سے بھاری پتھر ہٹالیا تھا اور وہاں انگاراستہ بن گیا تھا کہ ایک آدمی اس میں سے گذر سکے۔ دونوں انگریز لیرے اس میں سے باری باری اندر گذر گئے۔ ماریا بھی ان کے پیچھے پیچھے اندر چلی گئی۔

جب وہ اندر داخل ہوئی تو حیران رہ گئی۔ ڈیڑھ مرد اونچا اور کافی کھلا ایک کمرہ تھا جو زرو جواہرات کے کھلے صندوقوں اور سونے چاندی کی چیزوں سے بھرا ہوا تھا۔

جواہرات کے ہار صندوق سے باہر پڑے تھے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

کونے میں سونے کے بت رکھے تھے۔ بیچ میں فرعون رعیمز کی مٹی ایک تابوت میں آرام کر رہی تھی۔

اس کے سر پر بھی سونے کا تاج تھا۔

لیرے تو خوشی سے دیوانے ہو گئے۔ انہوں نے جواہرات اور سونے کی ڈلیاں اٹھا اٹھا کر اپنی جیبیں بھرنی شروع کر دیں۔

ایک نے فرعون کے سر پر سے تاج اتار کر اپنے سر پر دکھ لیا۔ ٹھیک اس وقت فرعون کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز غف ماریا کو سنائی دے سکتی تھی۔ فرعون نے کہا۔

ماریا! یہ لوگ میرے آباؤ اجداد کا خاندانی خزانہ

## دیوی کپالا کا جال (عزراگ ماریاتھ نمبر 62)

لوٹ کر لے جانا چاہتے ہیں۔

اپنا وعدہ پورا کرو اور ان سے مجھے نجات دلاؤ۔

نہیں تو میں ابھی سیلاب بن کر اٹھوں گا اور سارے مصر  
شہر کے مکانوں کو بہا کر لے جاؤں گا۔

ماریا نے کہا۔

”فرعون! فکر نہ کرو۔ یہ لوگ تمہارا خزانہ لوٹنے

میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔“

اس کے ساتھ ہی ماریا نے ایک بت کے ہاتھ

میں پکڑی ہوئی تلوار کھینچ کر اپنے ہاتھ میں لے لی۔

انگریز لٹیرے سونے کے ہاروں سے بھرے

ہوئے صندوق پر جھکے ہوئے تھے۔

ماریا نے تلوار مار کر ایک انگریز کی گردن اڑا دی۔

دوسرے انگریز نے حیران ہو کر پیچھے دیکھا۔

دوسری تلوار نے اس کی گردن بھی اڑا دی۔

دونوں کی لاشیں وہاں پڑی تڑپنے لگیں۔ ماریا نے

سونے کا تاج پھر سے فرعون کے سر پر رکھ دیا۔

فرعون کی آواز آئی۔

شاباش! ماریا تو نے میری روح کو خوش کر دیا

ہے میرے سر ہانے ایک سفید موتی تمہیں ملے

گا۔ اسے اپنے پاس رکھ لو۔ مصیبت اس وقت یہ

تیرے کام آئے گا۔

ماریا نے موتی اٹھا کر جیب میں رکھ لیا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا قسط نمبر 62)

اس نے کہا۔

”اے فرعون کی روح؟ کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ میرے بھائی عزرا اور ناگ کہاں ہیں؟“۔  
فرعون کی روح نے کہا۔

”عزرا اور ناگ اس وقت ایک جہاز پر سوار مصر کی جانب آ رہے ہیں۔ اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔“

ماریا نے فرعون کے مقبرے کی دیوار کو پھر سے پتھر لگا کر بند کیا اور اہرام سے یاہر آ گئی۔ باہر رات ڈھلنے لگی تھی۔

ستارے آسمان پر ماند پڑ رہے تھے اور صبح کی

روشنی پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔

ماریا انگریزوں کے خیمے میں آ گئی ان کا نوکر عبدال جاگ پڑا تھا اور حیرانی سے انگریزوں کے خالی بستروں کو دیکھ رہا تھا۔

ماریا نے کہا۔

عبدال! میں فرعون کی روح سے مل کر آ رہی ہوں۔

تمہارے مالک ڈاکو تھے۔ وہ فرعون کا خزانہ چوری کرنے آئے تھے۔ ان کی لاشیں فرعون کے مقبرے میں بند پڑی ہیں۔

عبدال نے چونک کر ڈرتے ڈرتے چاروں

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگاریا قسط نمبر 62)

طرف دیکھا اور زمین پر بیٹھ گیا۔

”تم کون ہو؟“

ماریا نے کہا۔

”میں بھی ایک روح ہوں۔ اب تم آزاد ہو۔“

انگریزوں کا سارا سامان اب تمہارا ہے۔“

اتنا کہہ کر ماریا وہاں سے شہر کی طرف روانہ ہونے

لگی تو اس نے دیکھا ذرا قریب ہی ایک اونٹ بیٹھا

تھا۔ اس نے کہا۔

”عبدل! اس اونٹ پر کجاوہ رکھ دو۔ میں اس پر

سوار ہو کر شہر جاؤں گی۔“

عبدل نے جلدی سے ڈرتے ڈرتے پر کجاوہ

ڈال دیا۔

پھر بولا۔

”اے روح! کیا تم اونٹ کے بغیر سفر نہیں کر

سکتیں؟“

ماریا نے ہنس کر کہا۔

”نہیں! میں وہ روح نہیں ہوں۔“

اور اونٹ پر سوار ہو کر شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔

شہر پہنچتے پہنچتے صبح ہو گئی۔ ماریا شہر کے قریب سے

ہو کر دریائے نیل کے کنارے آ گئی۔ یہاں بندرگاہ

تھی۔

جہاں دور دور سے جہاز آ کر کھڑے ہوتے



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

تھے۔ اس نے اونٹ کو چھوڑ دیا۔ بندرگاہ پر مزدور کام کر رہے تھے۔

ایک خالی جہاز پر سامان لادنا جا رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ کسی سے پوچھنا چاہیے کہ باہر سے جہاز کب آ رہا ہے۔ مگر وہ پوچھے کس طرح سے؟ ماریا ایک دکان کے باہر آ کر رک گئی۔

یہاں کچھ لوگ بیٹھے قہوہ پی رہے تھے۔ ماریا دکان کے اندر جا کر ایک جگہ بیٹھ گئی۔ اس کو بھوک بھی لگ رہی تھی۔

اس نے ایک روٹی اٹھا کر کھانی شروع کر دی۔ پھر قہوے سے بھری ہوئی ایک پیالی اٹھائی اور قہوہ پینا

شروع کر دیا۔

جس شخص کے آگے سے قہوے کی پیالی غائب ہوئی تھی۔ وہ پریشان ہو کر ادھر ادھر ٹکٹے لگا۔ دکاندار نے پوچھا۔

”تمہاری پیالی کہاں چلی گئی؟“

وہ آدمی بولا۔

”وہ تو میں تلاش کر رہا ہوں۔“

ماریا ہنستی رہی اور قہوہ پیتی رہی۔ قہوہ پینے کے بعد اس نے ایک آدمی کے کان کے پاس جا کر پوچھا۔

”جہاز کب آ رہا ہے؟“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

وہ آدی ایک دم سے اچھل پڑا اور آنکھیں پھاڑ  
پھاڑ کر تنکے لگا کہ سوال کس نے کیا ہے؟  
جس عورت نے سوال کیا تھا، وہ اسے نظر نہیں  
آ رہی ہے؟

اب وہ آدی اپنی جگہ سے خوف زدہ ہو کر اٹھا اور  
دکان سے باہر بھاگ گیا۔ ماریا قہقہہ لگا کر ہنس  
پڑی۔ اس کے قہقہے کی آواز دکان میں بیٹھے سارے  
آدیوں نے سنی۔

دکان میں گہرا سناٹا چھا گیا۔ سب حیران تھے کہ یہ  
آواز کہاں سے آئی ہے۔ جبکہ اندر کوئی عورت دکھائی  
نہیں دے رہی تھی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ماریا نے ایک بار پھر پوچھا۔

”بھائیو! میں ایک عورت ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ باہر  
سے آنے والا جہاز بندرگاہ پر کب آ کر لگے گا؟“  
اب تو ہر کوئی ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھنے  
لگا۔

ماریا نے ایک بار پھر کہا۔  
”تم لوگ بتاتے کیوں نہیں ہو؟“  
اسی پر سارے کے سارے گاہک دکان سے اٹھ  
دوڑے۔ اب وہاں صرف دکاندار باقی رہ گیا۔ ماریا  
نے اس کے قریب جا کر کہا۔

”بھائی! تم ہی بتا دو کہ جہاز کب آ رہا ہے؟“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

دکاندار خوف سے کانپ رہا تھا۔ اس نے ڈرتے  
ڈرتے کہا۔

”کل صبح جہاز آئے گا۔“

اتنا کہہ کر وہ غش کھا کر گر پڑا۔

ماریا ہنستی ہوئی دکان سے نکلی اور شہر میں آ گئی۔ وہ  
بازاروں میں گھوم پھر کر سیر کرنے لگی۔ لوگوں کی بڑی  
رونق تھی۔

خرید و فروخت ہو رہی تھی۔ چوک میں پھلوں کے  
ڈھیر لگے تھے۔ دکانیں سامان سے بھری ہوئی تھیں۔  
سپاہی بھی چل پھر رہے تھے۔

ماریا دوپہر تک سیر کرتی رہی پھر وہ تھک کر گئی تو

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ایک جگہ اس نے ایک موٹے تازے امیر آدمی کو دیکھا  
جو دو گھوڑوں والی بگھی میں آرام سے منحل کے گدوں  
پر بیٹھا حقہ پل رہا تھا۔

دو غلام اس کی گاڑی کے باہر سر جھکائے کھڑے  
تھے۔ امیر آدمی نے مونچھوں کو تادیتے ہوئے کہا۔  
”چلو! گھر چلو۔“

غلام بگھی کے پیچھے ہو گئے۔ سائیکس نے بگھی کو چلا  
دیا۔ ماریا بھی بونی بگھی کے پیچھے کھڑی ہو گئے۔  
مختلف علاقوں سے گذر کر یہ بگھی ایک شاندار حویلی  
میں داخل ہو گئی۔

یہاں کچھ غلام باغ میں کام کر رہے تھے۔ ماریا

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

نے دیکھا کہ امیر آدمی کا محل شاندار ہے۔ نوکر چاکر خدمت کر رہے ہیں۔

ایک جگہ غلاموں کی کچی کوٹھڑیاں بنی ہوئی ہیں۔ ماریا نے سوچا کہ ان جھونپڑیوں میں سے کسی میں رات بسر کرنی چاہیے۔ امیر آدمی کے محل میں کیا سونا۔ چنانچہ وہ ایک جھونپڑی میں آ گئی۔

اسے کسی کے آہستہ آہستہ رونے کی آواز آئی۔ وہ اندر گئی تو دیکھا کہ ایک زرد زرد کمزور سی عورت ٹوٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھی سر جھکائے رو رہی ہے۔

اتنے میں ایک غلام اندر آیا۔ وہ نوجوان لڑکا تھا۔ عورت بوڑھی سی تھی۔ غلام نے جھک کر کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

”ماں! حوصلہ کرو۔ میں دن رات کام کر کے روپے اکٹھے کروں گا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو ظالم امیر کی قید سے آزاد کرا لوں گا۔“

عورت نے کہا۔

”میرے بیٹے! تم مجبور ہو۔ میں بھی مجبور ہوں۔“

ظالم امیر میرے بچے کی آنکھیں نکال دے گا۔ وہ اے تڑپا تڑپا کر مار دے گا۔ وہ اے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ اے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ غلام نے کہا۔

”ماں! خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

چاہیے۔ میرا بھائی ضرور ہم سے آن ملے گا۔“

عورت روتی رہی اور غلام اسے تسلی دیتا رہا۔ ماریا کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اس نے اچانک پوچھا۔  
”تمہارا بیٹا کہاں ہے ماں؟“

اس کی آواز پر عورت نے ایک دم رونا بند کر دیا۔  
غلام بیٹا بھی چونک کر جھونپڑی میں تکتے لگا۔ ان کے چہرے خوف زدہ تھا۔

ماریا نے کہا۔

”گھبراؤ نہیں بھائی! میں کوئی روح نہیں ہوں۔

بلکہ ایک حور ہوں۔ خدا نے مجھے جنت سے تم لوگوں کی دعا قبول کر کے تمہاری مدد کے لیے بھیجا ہے۔“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

عورت اسی وقت سجدے میں گر پڑی۔

”یا اللہ! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے ہم غریب مظلوموں کی دعا سنی۔“

غلام ابھی تک ڈرا ہوا تھا۔

ماریا نے کہا۔

”ڈرو نہیں۔ میں تمہاری مدد کرتے آئی ہوں۔

مجھے بے دھڑک ہو کر بتاؤ کہ تمہارا بھائی کہاں اور کس جگہ پھنسے ہے؟“

غلام نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

”اے مقدس حور! میرے بھائی کو ظالم امیر نے

حویلی کے ایک برج میں قید کر رکھا ہے۔“

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

وہاں جشی غلام ننگی تلواریں لیے پہرہ دیتے ہیں۔  
میرے بھائی کا صرف اتنا قصور تھا کہ اس نے ظالم  
امیر کے چھوٹے لڑکے کو جھک کر سلام نہیں کیا تھا۔  
ماریا نے کہا۔

میں اسے لے کر تمہارے پاس آ جاؤں گی۔ مگر  
اس کے بعد تم لوگ یہاں نہیں رہ سکو گے۔ کیونکہ ظالم  
مالک تم لوگوں کو قتل کروادے گا۔

اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم دونوں یہاں سے نکل  
کر دریا کنارے پہنچ کر میرا انتظار کرو۔ میں تمہارے  
بھائی کو لے کر آ جاؤں گی۔ اس کے بعد تم کسی  
دوسرے شہر میں چلے جانا۔

غلام کی ماں نے کہا۔

”تم پر خدا کی رحمت ہو مقدس حور! ہم سوڈان  
میں اپنے گاؤں چلے جائیں گے۔ وہاں ظالم امیر کے  
لوگ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔“

ہمارا قبیلہ وہاں ہماری مدد کرے گا۔

ماریا نے کہا۔

”نہیں ہے۔ تم لوگ ابھی یہاں سے کسی طرح  
نکل جاؤ اور دریا کنارے اہرام کے پاس میرا انتظار  
کرو۔ ہاں۔“  
”مجھے اتنا بتا دو کہ تمہارے بیٹے کا نام کیا ہے؟“

ماں نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

”اس کا نام زمرہ ہے۔ اس کے بال چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اور ماتھے پر زخم کا نشان ہے۔“

ماریا نے کہا۔

”بہتر ہے۔ اب تم لوگ کسی طرح سے یہاں

دریا کی جانب نکل جاؤ۔“

عورت اسی وقت اپنے بیٹے غلام کو لے کر دریا کی

طرف روانہ ہو گئی۔ ماریا حویلی کے اوپر برج کے پاس

آگئی۔

کیا دیکھتی ہے کہ وہاں دو حبشی پہرہ دے رہے

ہیں۔ ایک کے ہاتھ میں تلوار ہے اور دوسرے نے لمبی

بارود والی بندوق سنبھال رکھی ہے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ماریا کچھ دیر وہاں کھڑی سوچتی رہی کہ کس طرح سے غلام لڑکے کو آزاد کر کے اپنے ساتھ لے جائے برج کی کوٹھڑی بند تھی۔

دروازے پر تالہ پڑا تھا۔ ماریا نے قریب جا کر

دیکھا۔ تالہ کافی مضبوط تھا۔ لیکن ماریا اسے کھول سکتی

تھی۔

لیکن اس کے لیے ضروری تھا کہ دونوں حبشی وہاں

سے دور ہو جائیں۔

ماریا نے کچھ دیر سوچا۔ اس کے دماغ میں سوائے

اس کے کوئی ترکیب نہیں آ رہی تھی کہ وہ دونوں

حبشیوں کو ہلاک کر دے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ایسا وہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ آخر اس نے سوچا کہ کیوں نہ فرعون کے موتی سے مدد لی جائے۔ اس نے جیب سے سفید موتی نکال کر ہاتھ میں لیا اور کہا: ”اے فرعون کے موتی! میری مدد کر۔“

اسے فرعون کی آواز آئی۔

”ماریا! اس موتی کو ان حبشیوں کی طرف پھینک دے۔“

ماریا نے خاموشی سے موتی دونوں حبشی سپاہیوں کی طرف اچھال دیا۔ موتی ان کے درمیان جا کر گرا تو وہ اس کی طرف لپکے۔

”ارے! یہ موتی تو بڑا قیمتی ہے کہاں سے آ

گیا؟“

دوسرے حبشی نے کہا۔

”ضرور کسی پرندے کی چونچ سے گرا ہوگا۔“

”ہم اسے بیچ کر رقم آدھی آدھی تقسیم کر لیں

گئے۔“

”یہ تو بڑا قیمتی موتی معلوم ہوتا ہے۔“

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ اچانک موتی میں

سے ہلکا ہلکا سفید دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔

حبشی سپاہی تعجب سے اس دھوئیں کو دیکھنے لگے۔

ایک حبشی نے جلدی سے موتی زمین پر پھینک دیا۔ وہ

وہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتے تھے۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

دھوئیں نے ان پر اثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان کے دماغ چکرانے لگے۔ آنکھیں بند ہونے لگیں۔ وہ بار بار آنکھیں ملاتے تھے۔

پھر ان کے گلے بند ہونے لگے اور وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گئے۔ ماریانے آگے بڑھ کر موتی اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔

وہ دروازے کے پاس آئی اور تالے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر زور سے مروڑا۔ تالہ کھٹاک سے ٹوک کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔

ماریا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

دروازہ کھلتے ہی صبح کی روشنی زمرد پر پڑی تو اس

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

نے چند ہیائی ہوئی آنکھوں سے دیکھا۔ دروازہ کھلا تھا۔ مگر کوئی انسان اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔

غلام نو عمر تھا اور اس کے ماتھے پر زخم کا نشان بھی تھا۔ یہی زمر د تھا۔

ماریانے جلدی سے کہا۔

”زمر د! میری آواز سن کر گھبراتا نہیں۔ میں

تمہاری مدد کرنے آئی ہوں۔ چلو میرے ساتھ۔

تمہاری ماں اور بھائی دریا کنارے تمہاری راہ دیکھ رہے ہیں۔“

زمر د نے حیرت سے پوچھا۔

”مگر۔۔۔ مگر تم۔۔۔“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ماریا نے کہا۔

”یہ وقت سوال کرنے کا نہیں ہے۔ جلدی سے میرے ساتھ یہاں سے بھاگ نکلو۔“

ماریا زمرہ کی رہنمائی کرتی اسے محل کی چھت کے پچھلے کنارے پر لے آئی۔

یہاں لکڑی کی سیڑھی نیچے جاتی تھی۔ غالباً یہ سیڑھی اس لیے رکھی تھی کہ اگر محل میں آگ لگ جائے تو اس کے راستے نیچے اتر کر جان بچائی جاسکے۔

ماریا نے زمرہ کو ساتھ لیا اور محل کی چھت سے نیچے اتر آئی۔ ابھی وہ محل کی چار دیواری میں ہی تھے۔ ابھی انہیں دروازے میں سے گزرنا تھا۔

دروازے پر بھی ایک موٹا حبشی بندوق اٹھائے پہرہ دے رہا تھا۔

ماریا نے زمرہ کے کان میں کہا۔

”تم یہاں درخت کے پیچھے۔ چھپ جاؤ۔ میں راستہ صاف کر کے ابھی آتی ہوں۔“

ماریا موٹے سپاہی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ وہاں اس وقت خوش قسمتی سے سوائے اس موٹے سپاہی کے اور کوئی نہیں تھا۔

ذرا پرے کچھ سپاہی آرام کر رہے تھے۔ ماریا نے قریبی کوٹھڑی میں جا کر زور سے ایک برتن نیچے پھینکا۔

## دیوی کپالا کا جال (عزراگ ماریا قسط نمبر 62)

مونسا پاہی جلدی سے اندر آیا کہ یہ شور کس شے کا  
ہوا ہے۔ جونہی وہ اندر آیا۔ ماریا نے ایک ڈنڈا زور  
سے اس کے سر پر دے مارا۔ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔  
ماریا بھاگ کر زمر د کے پاس آئی۔  
”جلدی سے بھاگ چلو“۔

دونوں کھلے دروازے میں سے نکل کر باہر میدان  
میں آ گئے۔ یہاں ایک اونٹ جگالی کر رہا تھا۔  
ماریا نے کہا۔

”اس اونٹ پر سوار ہو جاؤ زمر د“۔

زمر د اونٹ پر چڑھ گیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ  
ہی چڑھ گئی۔ اونٹ نے دریا کی طرف بھاگنا شروع

کر دیا۔

انہیں بھاگتے کچھ سپاہیوں نے دیکھ لیا تھا۔  
انہوں نے شور مچا دیا اور اپنے اونٹ اس کے پیچھے لگا  
دیئے۔

PDF By  
princeofdhum

## دیوی کمپالا کا جال

فلام لڑکے کی ماں اور بھائی دریا کنارے چھپے بیٹھے تھے۔

وہ زمرہ کی راہ دیکھ رہے تھے۔ ماریا، زمرہ کو اونٹ پر سوار کرائے دریا کی طرف بھاگی چلی آ رہی تھی۔ سپاہی اس کے پیچھے لگے تھے۔

ماریا دور نکل گئی۔ فرعون کے مقبرے کے قریب آ

کر اس نے زمرہ کو اس کی ماں کے حوالے کیا اور کہا۔  
”اس مقبرے کی ڈیوڑھی میں چھپ جاؤ دشمن کے آدمی پیچھے لگے ہیں۔“

ماں نے اپنے بچے کو سینے سے لگایا اور ڈیوڑھی کی اوٹ میں چھپ گئی۔ ماریا راستے میں ایک جگہ کھڑی ہو کر سپاہیوں کا انتظار کرنے لگی۔

زمرہ کی ماں نے دیکھا کہ چار سپاہی وہاں آ کر اونٹوں پر سے اتر آئے اور سیدھے ڈیوڑھی میں آ گئے۔

زمرہ کی ماں کی چیخ نکل گئی۔ ایک سپاہی نے کہا۔  
”پکڑ لو انہیں۔ یہاں چھپے ہیں یہ لوگ۔“



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

سپاہی زمرہ اس کے بھائی اور اس کی ماں پر ٹوٹ پڑے۔

انہوں نے تینوں کو پکڑ کر رسیوں سے باندھ دیا۔  
زمرہ کی ماں نے دہائی دی۔

”اے خدا! ہم پر رحم کر۔“

زمرہ نے پکار کر کہا۔

”اے مقدس روح! تو کہاں ہے؟“

موٹے سپاہی نے اس کے سر پر تھپڑ مار کر کہا۔

”حرامی! کس کو بلارہا ہے؟“

اسے کوئی خبر نہیں تھی۔ کہ جسے زمرہ بلارہا تھا۔ وہ

اس کے بالکل ہی پاس کھڑی تھی اچانک موٹے سپاہی

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

کی تو نہد پر کسی نے زور سے لات ماری اور وہ دھڑام سے نیچے گر پڑا۔

”کمینو! یہ لات مجھے کس نے ماری ہے؟“

موٹا سپاہی اپنے ساتھیوں پر برس پڑا۔ ساتھی

سپاہی حیران تھے کہ یہ لات کس نے ماری ہے؟

اتنے میں ان سپاہیوں کو بھی ایک ایک لات پڑ

گئی۔ سپاہی نے چیخ کر کہا۔

”بھوت! بھوت!“

ماریا نے موٹے سپاہی کی گری ہوئی بندوق اٹھا

کر ہوائی فائر کر دیا۔ دھانئیں کی آواز آئی۔

صحرا گونج اٹھا۔ سپاہی دم دبا کر بھاگے۔ موٹا

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

سپاہی پیچھے رہ گیا۔ ماریا نے اس کے پاس جا کر زمین پر گولی چلا دی۔

موٹا سپاہی اچھل کر دور جا پڑا۔ اس کی پتلون پھٹ گئی تھی وہ بھی دم دبا کر اٹھ بھاگا۔

ماریا اب زمرہ، اس کی ماں اور اس کے بھائی کے پاس آئی۔ اس نے کہا۔

”تم لوگ ان اونٹوں پر سوار ہو کر دریا کنارے سفر کرتے اس ملک کی سرحد سے نکل جاؤ۔“

زمرہ کی ماں نے ماریا کا شکریہ ادا کیا۔

”اے مقدس روح! ہم تمہارا احسان کبھی

نہیں بھولیں گے۔ تم نے میرے بیٹے کو مجھ سے ملا

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

دیا۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔“

”ماں! اب دیر نہ کرو۔ تمہیں یہاں سے جتنی

جلدی ہو سکے نکل جانا چاہئے۔ خدا حافظ!“

”خدا حافظ!“

ان لوگوں کو رخصت کر کے ماریا واپس بندرگاہ والے علاقے میں آ گئی۔

وہ اسی جگہ کہیں رات بسر کرنا چاہتی تھی، تاکہ

دوسرے دن آلے والے جہاز کو دیکھ سکے۔ سوال یہ تھا

کہ وہ رات کس مقام پر بسر کرے۔

وہاں اسے ایک دو منزلہ عمارت پر ”سرائے“ کا

لفظ لکھا ہوا نظر آیا۔ ٹھیک ہے مجھے اسی سرائے میں

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

رات بسر کرنی چاہیے۔

ماریا سرائے کے دروازے پر آئی بیڑھیاں اوپر  
دوسری منزل کو جاتی تھیں۔ ماریا دوسری منزل پر آ  
گئی۔ یہاں آئے سامنے چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیاں بنی  
تھیں۔ جہاں مسافر اترے ہوئے تھے۔

ایک کوٹھڑی پر تالا پڑا تھا۔ یہ خالی کوٹھڑی تھی۔  
ماریا نے تالا توڑ ڈالا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو  
گئی۔

چھوٹی سی کوٹھڑی میں دیوار کے ساتھ بستر لگا تھا۔  
ایک لکڑی کی تپائی پر پانی کا جگ اور گلاس رکھا تھا۔  
ماریا بڑی خوش ہوئی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

اس نے غسل خانے میں جا کر غسل کیا۔ اسے  
نئے کپڑوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس کے کپڑے  
جگہ جگہ سے میلے ہو رہے تھے۔ اور پھٹ بھی گئی تھے۔  
کپڑے کہاں سے حاصل کئے جائیں؟ ماریا نیچے آ  
گئی۔

کیا دیکھتی ہے کہ سرائے کے سامنے ایک دکان  
ہے جس کی الماریوں میں زنانہ کپڑے بچے ہوئے  
ہیں۔

ماریا بڑی خوش ہوئی وہ دکان میں آ گئی۔ دکاندار  
ایک عورت کو کپڑے دکھا رہا تھا۔ ماریا نے ایک  
الماری میں ہاتھ بڑھایا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگاریا تپ نمبر 62)

گا بہ عورت نے کہا۔

”یہ سوٹ مجھے پسند ہے۔“

دکاندار نے سوٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اتفاق

سے اس سوٹ کی جانب ماریا ہاتھ بڑھا چکی تھی۔ اس

نے سوٹ ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ وہ غائب ہو گیا۔

دکاندار نے گا بہ عورت کی طرف حیرانی سے

دیکھا۔ گا بہ عورت کی چیخ نکل گئی تھی اور وہ باہر

بھاگ اٹھی۔

دکاندار ہکا بکا ہو کر کبھی الماری کو دیکھتا اور کبھی اپنا

سر کھجاتا۔

ماریا نے وہیں سوٹ زیب تن کیا اور واپس

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگاریا تپ نمبر 62)

سمرائے کے کمرے میں آ گئی۔ اتفاق سے اس کمرے

کی طرف سمرائے کے مالک کی توجہ نہیں ہوئی تھی۔ کسی

نے نہیں دیکھا تھا کہ کمرے کا تالا ٹوٹ چکا ہے۔ ماریا

نے ویسے بھی ٹوٹا ہوا تالا دوسری طرف نالے میں

پھینک دیا تھا۔

اب ہر کوئی یہی سمجھ رہا تھا کہ یہاں کوئی مسافر آ

کر ٹھہرا ہوا ہے۔

شام کے وقت ماریا نے منہ ہاتھ دھو کر چائے پی

اور وہ باہر جانے کی تیاری کر رہی تھی کہ کسی نے اس

کے دروازے پر دستک دی۔

اس نے سوچا سمرائے کا کوئی نوکر آیا ہے۔ دروازہ



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

کھول دینا چاہیے۔ جب اندر آ کر اسے معلوم ہوگا کہ اندر کوئی نہیں ہے تو اپنے آپ کو واپس چلا جائیگا۔ ماریا نے چپکے سے کنڈی کھول دی اور خود بڑے اطمینان سے بستر کی طرف اپنا رومال اٹھانے آ گئی۔ اس کا خیال تھا کہ نوکر وغیرہ جو کوئی بھی ہوگا، اندر آ کر ادھر ادھر دیکھے گا۔

جب اسے وہاں کوئی بھی نظر نہیں آئے گا تو حیران ہو کر یا ڈر کر واپس چلا جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اس کی بجائے اس نے ایک آدمی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا۔

”اے مقدس روح! تجھے دیوی کمپالا نے اپنے

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ہاں دعوت دی ہے۔“

ماریا تو سر سے پاؤں تک لرز گئی۔ آج تک کبھی کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا اور اس طرح نہیں بلایا تھا۔

یہ کون شخص ہے جس نے اسے اندر آتے ہی دیکھ لیا۔ ماریا نے پلٹ کر دیکھا۔ سامنے ایک سیاہ رنگ کا ادھر ادھر جھٹکا ہوا تھا۔

جس کے بال کچھ کچھ سفید ہو رہے تھے ماریا کچھ دیر اسے غمگین دیکھتی رہی۔ اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ حبشی اس طرف نہیں دیکھ رہا جس طرف وہ کھڑی ہے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

صاف ظاہر تھا کہ اس نے اسے دیکھا نہیں ہے۔  
ماریا یہ دیکھنے کے لیے کہ سچ مچ حبشی نے اسے  
دیکھا ہے یا نہیں، وہاں سے بڑی خاموشی سے وہ بے  
پاؤں ہٹ کر حبشی کے پیچھے آ گئی۔

حبشی ابھی تک سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گئی  
کہ حبشی نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔ پھر بھی اس نے  
اسے مقدس روح کہہ کر پکارا تھا۔

اس کا مطلب تھا کہ اس نے ماریا کی موجودگی کو  
محسوس کر لیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ماریا اس کمرے میں  
موجود ہے۔

یہ بھی ماریا کے لیے بڑی حیرانی کی بات تھی۔

ماریا نے کہا۔

”تم کون ہو؟ اور دیوی کمپالا کون ہے؟“

حبشی ہاتھ باندھ کر یولا۔

”مقدس روح! میں دیوی کمپالا کا غلام ہوں۔

اس کو جب معلوم ہوا کہ تم اس وادی میں آئی تو اس

نے تمہاری دعوت کا فیصلہ کیا وہ تم سے ملنا چاہتی

ہے۔“

ماریا نے پوچھا۔

”دیوی کمپالا کہاں رہتی ہے؟“

”شہر سے یاہراہرام کے پاس ایک مندر ہے،

دیوی کمپالا اس مندر میں رہتی ہے۔ اگر تم میرے

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ساتھ چلی چلو تو دیوی کو بہت خوشی ہوگی۔“

ماریا نے سوچا کہ چلے چلنے میں کیا حرج ہے۔

بولی۔

”اچھا میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔“

جبشی کے ساتھ ہی ماریا کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس نے سوچا کہ اگر کوئی خطرے کی بات ہوئی تو وہ

واپس آجائے گی۔

کیونکہ یہ لوگ اسے دیکھ تو سکتے نہیں۔ اور پھر ہو

سکتا ہے کہ یہ دیوی کوئی نیک روح ہو۔ ورنہ اسے

کیسے معلوم ہوتا کہ میں سرائے میں اتری ہوئی ہوں۔

باہر ایک گھوڑا گاڑی کھڑی تھی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ماریا اس میں سوار ہو گئی۔ گاڑی شہر کی سڑکوں پر

شور مچاتی شہر سے باہر نکل کر اہرام کو جانے والی ریتلی

سڑک پر روانہ ہو گئی۔

شام ہو گئی تھی صحرا میں رات کی ہلکی سی سیاہی

پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔ آسمان پر ستارے چمکنے لگے

تھے۔ گھوڑا گاڑی صحرا میں سفر کرتی پرانے اہرام کی

پتھر یلی دیوار کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی۔ جبشی اترتے

ہوئے بولا۔

”اے مقدس روح! میرے پیچھے پیچھے چلی

آؤ۔“

ماریا جبشی کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ جبشی ایک خفیہ

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

دروازے سے لے کر ماریا کو ایک تہہ خانے میں لے آیا۔

اس کے پیچھے دیوار کا دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا۔ اب ماریا کو پریشانی ہوئی کہ کہیں وہ کسی مصیبت میں تو نہیں پھنس جائے گی۔

یہ بات اسے بہت پہلے محسوس کر لینی چاہیے تھی۔ اسے کسی ایسی جگہ نہیں آنا چاہیے تھا۔ جس کے بارے میں اسے کچھ بھی علم نہیں تھا۔

بہر حال اب وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ حبشی آگے آگے چل رہا تھا۔ وہ ایک چبوترے کے پاس جا کر رک گیا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

یہاں دیوار کے ساتھ سنگ مرمر کی کرسیاں لگی تھیں جن پر سیاہ گدیے پڑے تھے۔ حبشی نے جھک کر کہا۔

”اے مقدس روح! اب میں جاتا ہوں۔ دیوی کمپالا کا یہی حکم تھا۔“

حبشی چلا گیا۔ ماریا اکیلی رہ گئی۔ حبشی کسی دوسرے دروازے سے زمین کے اندر اتر گیا تھا۔ اگر وہ دیوار کے دروازے سے جاتا تو ماریا بھی یقیناً اس کے پیچھے وہاں سے نکل کر بھاگ جاتی۔

اس نے خطرے کی بوسونگھ لی تھی۔ پھر بھی وہ بڑے حوصلے سے کھڑی تھی۔ اسے یہ بھی خیال آ جاتا



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

کہہ سکتا ہے، دیوی کمپالا سچ مچ کوئی نیک دل دیوی ہو۔

اتنے میں اس نے دیکھا کہ سامنے والی دیوار کا پتھر ایک جگہ سے ہٹا اور ایک بوڑھی عورت جس کا سر سفید ہو چکا تھا۔ اندر داخل ہوئی۔

اس کے ہاتھ میں ایک لمبی سیاہ تسبیح تھی جس کے دانے ہڈیوں کے تھے۔ ناگ طوطے جیسی چونچ نما تھی۔ آنکھوں میں سرخی اور چڑیلوں جیسی کشش تھی۔ اس عورت نے ہنس کر کہا۔

”خوش آمدید مقدس روح! میں تمہاری شکر گزار ہوں کہ تم نے میری دعوت قبول کی۔ یہاں بیٹھ جاؤ

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

میری بچی! میں دیوی کمپالا ہوں۔“

ماریا کو محسوس ہوا کہ دیوی نے اسے دیکھ لیا ہے۔

چنانچہ وہ اس سے متاثر ہوئی۔

اصل میں دیوی کمپالا نے اسے بالکل نہیں دیکھا

تھا۔ اس نے اپنے جادو کے ذریعے سے اندازہ کر لیا

تھا کہ ماریا کس مقام پر کھڑی ہے، چنانچہ دیوی کمپالا

اسی طرف متوجہ کر کے بات کر رہی تھی۔

مالا یا سنگ مرمر کی کرسی پر بیٹھ گئی۔

دیوی کمپالا بھی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

دیوی نے کہا۔

”پیاری بچی! میں دوسو برس سے اس وادی میں

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

حکومت کر رہی ہوں۔ مجھے بشارت ہوئی تھی کہ ایک وقت آنے پر یہاں ایک مقدس روح آئے گی۔ میں عرصے سے تمہاری راہ دیکھ رہی تھی، چنانچہ جب مجھے پتہ چلا کہ تم مصر کے شہر میں ایک سرائے میں آکر ٹھہری ہو تو میں نے اپنے غلام کو تمہاری طرف بھیجا۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے میری دعوت کو قبول کیا۔ کیا تم میرے ساتھ کھانے کی میز پر نہ تشریف لے چلو گی۔

ماریا نے کہا۔

”چلئے دیوی کمپالا!“

ماریا اس بوڑھی عورت سے متاثر ہوئی تھی۔ شاید

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

یہ اس کی زندگی کی ایک اور بھول تھی کہ اس نے دیوی کمپالا کو اچھا سمجھ لیا تھا اور اس کی چکنی چڑی باتوں میں چھپی ہوئی خطرناک عورت کو نہیں پہچانا تھا۔ اصل میں حقیقت یہ تھی کہ ملک یمن میں ایک جن رہتا تھا جو اس چڑیل کا بھائی تھا۔

اس جن کی زندگی کے دن پورے ہو گئے تھے۔ وہ مرنے والا تھا۔ لیکن وہ مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس جنوں کے بڑے بادشاہ نے بتایا کہ اگر وہ کسی ایسے انسان کا خون پئے جس میں غائب ہو جانے کی طاقت ہو تو وہ رہتی دنیا تک زندہ رہ سکتا ہے۔

جن نے پوچھا۔

اس لیے تم فوراً اسے کسی طرح سے پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ اس کا خون پی کر میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکوں گا۔  
دیوی کمپالا نے کہا۔

”فکر نہ کرو۔ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں غائب عورت کے جسم سے نکلنے والی شعاعیں دیکھ سکوں، میں اس عورت کو قید کر کے تمہارے پاس لے آؤں گی۔“

مصر واپسی آ کر دیوی کمپالا نے حبشی غلام کو ماریا کے پاس بھیجا اور اب ماریا اس کے غار میں تھی۔ اور وہ اسے نیچے کھاتے کے کمرے میں جانے کی دعوت

”مجھے یہ کیسے پتہ چلے گا کہ وہ انسان غائب ہے؟ کیونکہ میں تو اسے دیکھ ہی نہیں سکوں گا۔“  
جنوں کے بادشاہ نے کہا۔

”میں تمہیں اتنی طاقت دے دیتا ہوں کہ تم ایسے انسان کے جسم سے نکلنے والی شعاعیں دیکھ سکو گے، تمہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ ایسا انسان کہاں کھڑا ہے۔“

جن نے یہ سنا تو مصر میں اپنی بہن کو بلا لیا۔ ساری بات بیان کی اور کہا کہ میں نے سنا ہے ایک عورت مصر شہر کی ایک سرائے میں آ کر ٹھہری ہے جو کسی کو نظر نہیں آ رہی۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

دے رہی تھی۔ ماریا کچھ ہچکچائی لیکن دیوی کمپالا نے مسکرا کر کہا۔

”میری بیٹی! کیا تم ایک ایسی دیوی کی دعوت قبول نہیں کرو گی جو تمہاری والدہ سے بھی زیادہ بوجھ ہے؟“

ماریا کا دل پکھل گیا۔ وہ دیوی کمپالا کے ساتھ ساتھ چل پڑی۔ دیوی کمپالا ایک دیوار کے آگے جا کر رک گئی۔

اس نے دیوار کو پاؤں کی ٹھوک ماری۔ دیوار اپنی جگہ سے سرکنے لگی۔ وہاں ایک چھوٹا سا دروازہ بن گیا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

دیوی کمپالا کو ماریا کے جسم سے نکلنے والی شعاعیں صاف دکھائی دے رہی تھیں اس نے ان شعاعوں کی طرف منہ کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مقدس روح! تشریف لاؤ۔“

ماریا ایک بار پھر ذرا جھجکی۔ لیکن دیوی کمپالا کی مسکراہٹ کو دیکھ کر وہ دروازے میں سے گزر کر اندر کمرے میں گئی۔

یہاں ایک میز پر پھل اور بنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ دیوی کمپالا نے کہا۔

”مقدس روح! تشریف رکھو۔“

ماریا کرسی پر میز کے ساتھ بیٹھ گئی۔ دیوی کمپالا کو



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاترے نمبر 62)

جیسے کچھ یاد آ گیا تھا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

”ارے! ایک شے تو میں لانی بھولی گئی۔“

وہ تمہارے دکھانے کے لیے رکھی تھی۔ بلکہ میری طرف سے تمہیں ایک تحفہ ہو گا۔ ابھی لاتی ہوں۔ تم کھانا شروع کرو۔“

یہ کہہ کر دیوی کمپالا کمرے سے گذرتی ہوئی دیوار کے دروازے میں سے باہر نکل گئی۔ اس کے جاتے ہی دروازہ ایکدم سے بند ہو گیا۔

گویا ایک بھاری پتھر دیوار کے آگے آ کر گر پڑا۔ ماریا کو شدید خطرے کا احساس ہوا۔ جھٹ سمجھ گئی کہ وہ مصیبت میں پھنس گئی ہے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاترے نمبر 62)

جلدی سے اٹھی۔ دروازے کے پاس آئی۔ مگر وہاں تو کوئی دروازہ نہیں تھا۔ پتھر کی دیوار تھی جس میں کہیں بھی ایک درز دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ماریا دیوی کمپالا کے جال میں پھنس چکی تھی۔

صرف اوپر چھت میں ایک جگہ چھوٹا سا سوراخ تھا جہاں سے ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی۔ اس سوراخ سے روشنی آنا بند ہو گئی تو ماریا سمجھ گئی کہ رات پڑ گئی ہے۔

اس نے تھوڑا بہت کھانا زہر مار کیا اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔ اچانک اسے فرعون کے موتی کا خیال آ گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

اف ایہ قسمتی سے موتی پرانے لباس کی جیب میں رہ گیا تھا۔ جسے ماریا نے اتار کر سرائے کے کمرے میں پھینک دیا تھا۔

اب وہ بے بس تھی۔ یہاں کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ دیوی کمپالا

## مگر چھ کا سینگ

ماریا نے اٹھ کر دیوار کو ٹول کر دیکھا۔ جہاں دروازہ تھا، وہاں پتھر کی مضبوط دیوار مل گئی تھی۔ دیوار کا پتھر اس قدر سخت تھا کہ اسے اپنی جگہ سے ہٹانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ماریا نے کمرے میں چاروں طرف گھوم پھر کر دیکھا۔ کہیں کوئی چھوٹی موٹی درز بھی نہیں تھی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریا قسط نمبر 62)

اسے دیکھ سکتی تھی۔

چنانچہ وہ دروازہ کھلتے پر وہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی تھی۔ ماریا چبوترے پر لیٹ گئی اور عزیز ناگ کے بارے میں سوچنے لگی جو اگلے روز جہاز سے مصر کی بندرگاہ پر اترنے والے تھے۔

ادھر راتوں رات ہی دیوی کمپالا نے یمن کے جن کو جادو کے ذریعے خبر کر دی تھی کہ اس نے ماریا نام کی ایک ایسی عورت کو گرفتار کر کے تہہ خانے میں ڈال دیا ہے جو کسی کو نظر نہیں آتی۔

جن بڑا خوش ہوا۔ دیوی کمپالا اصل میں کوئی چڑیل نہیں تھی۔

وہ محض جادو گرئی تھی۔ اور یمن کے جن سے اس نے کچھ جادو سیکھا تھا۔ وہ یمن کے جن کو خوش کر کے اس سے اور جادو گرئی سیکھنا چاہتا تھی۔

جن نے پیغام بھجوایا کہ وہ دوسرے دن ماریا کا خون پینے آ رہا ہے۔ ماریا کو کوئی خبر نہ تھی کہ اس کے خون پینے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

پھر صبح ہو گئی اور جہاز دریا کے کنارے آن لگا۔ مسافراتر نے اگلے۔ ان میں ناگ اور عزیز بھی تھے۔ شہر میں آتے ہی وہ اتفاق سے اسی سرائے میں آ گئے۔

جہاں ماریا ٹھہری ہوئی تھی۔ انہوں نے سرائے کے ایک مالک سے کمرہ مانگا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریا قسط نمبر 62)

سرائے کا مالک انہیں اس کمرے میں لے گیا  
جہاں ماریا نے کپڑے تبدیل کیے تھے۔ اچانک ناگ  
نے عزیز کے کان میں کہا۔

”مجھے اس کمرے سے ماریا کی خوشبو آ رہی  
ہے۔“

سانپ انسانوں کے کپڑوں سے بھی ان کے جسم  
کی بو پالیا کرتے ہیں۔

عزیز نے کہا۔

”اس وقت خاموش رہو۔“

سرائے کا مالک کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا

گیا۔

عزیز نے کہا۔

”اسی کمرے سے۔“

انہوں نے ماریا کو آوازیں دیں۔ کوئی جواب نہ

ملا۔ عزیز نے کہا۔

”کوشش کر کے معلوم کرو کہ یہ خوشبو کس طرف

سے آ رہی ہے۔“

ناگ نے ناک سیڑ کر سونگھنا شروع کر دیا۔ آخر وہ

کمرے کے ایک کونے میں آ گیا۔

یہاں خوشبو بہت تیز تھی۔ کونے میں ماریا کے

کپڑے پڑے تھے۔ ناگ نے اس کی قمیض اٹھا کر

کہا۔



## دیوی کمپالا کا جال (عنبرناگ ماریا تپ نمبر 62)

”اگرچہ ہم نے کبھی ماریا کے جسم کو نہیں دیکھا۔  
لیکن مجھے یقین ہے کہ یہی قمیض ماریا کی ہے۔ اس  
میں سے بڑی تیز خوشبو آ رہی ہے۔“

عنبر نے قمیض کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اچانک اس  
کی جیب میں سے فرعون کی روح کا دیا ہوا سفید موتی  
نکل کر زمین پر گر پڑا۔

عنبر نے موتی اٹھا کر غور سے دکھا اور ناگ کو  
دکھاتے ہوئے بولا۔

”یہ موتی کیسا ہے؟“

ناگ نے بھی موتی کو غور سے دیکھا۔ بولا۔

”اس سے پیشتر ماریا نے کبھی اس موتی کا ذکر

نہیں کیا۔“

عنبر نے کہا۔

”ماریا سے ملے ہمیں ایک عرصہ گزر گیا ہے۔ ہو  
سکتا ہے، اسے کہیں سے یہ موتی ملا ہو اور اس نے  
اسے سنبھال کر رکھ لیا ہو۔“  
ناگ بولا۔

”ماریا یونہی کسی موتی کو سنبھال کر نہیں رکھ سکتی۔  
ضرور اس موتی میں کوئی خاص بات ہے۔“

عنبر نے کہا۔

”لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے کہ اس موتی میں کوئی  
خاص بات ہے؟ ہمارے لیے یہ تو بیکار موتی ہے۔“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریاتھ نمبر 62)

انہوں نے سرائے کے ایک نوکر کو بلا کر پوچھا کہ  
اس نے یہاں کسی عورت کو دیکھا؟۔  
نوکر نے کہا۔

”جی نہیں۔“

پھر عزیز کو خیال آیا کہ نوکر تو ماریا کو دیکھ ہی نہیں  
سکتا۔

ناگ نے نوکر سے کہا۔

”اس سے پہلے اس کمرے میں کون رہتا تھا؟“۔

نوکر نے کہا۔

”کوئی بھی نہیں۔ بالکل خالی تھا یہ کمرہ۔“

عزیز بولا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریاتھ نمبر 62)

”کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ کمرہ بالکل خالی  
تھا؟“۔

نوکر کچھ سوچ کر بولا۔

”جنتاب ایک دن میں نے دیکھا تھا کہ اس کا

تالا ٹوٹا ہوا ہے۔ میں نے مالک سے بات کی۔“

اس نے کہا۔

کسی چور کی کارستانی ہے۔ لیکن چونکہ کمرے کی

ہر شے اپنی جگہ پر موجود تھی اس لیے ہم نے کوئی خیال

نہ کیا۔

ناگ نے عزیز کی طرف دیکھا۔ انہوں نے نوکر کو

بھیج دیا۔

## دیوی کپالا کا جال (عنبر ناگ ماریا تھ نمبر 62)

ناگ نے کہا۔

”اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ کپڑے ماریا کے

ہیں۔ وہ اس کمرے میں آئی تھی۔ یہاں اس نے اپنے نئے کپڑے بدلے ہیں۔ ہمیں اس کا یہاں انتظار کرنا چاہیے۔“

عنبر یولا۔

”مگر اس موتی نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔“

ناگ! میرا دل کہتا ہے کہ ماریا ضرور کسی مصیبت

میں مبتلا ہے۔“

ناگ نے کہا۔

”بھائی! اگر ایسی بات بھی ہے تو ہم ماریا کی کیا

مدد کر سکتے ہیں جب کہ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ وہ کہاں ہے؟۔

کس جگہ ہے؟۔

عنبر پریشانی سے کمرے میں ٹہلنے لگا۔ موتی اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے دو ایک بار موتی کو مسل کر غور سے دیکھا اور جیب میں رکھنے ہی لگا تھا کہ موتی زمین پر گر پڑا۔

عنبر نے اسے اٹھا کر زور سے ملا۔ کیونکہ اسے مٹی لگ گئی تھی۔ زور سے رگڑنے سے موتی میں گرمی پیدا ہوئی اور ساتھ ہی فرعون کی روح کی آواز آئی۔

”کیا بات ہے ماریا؟“

## دیوی کمپالا کا جال (عنبرناگ ماریا قسط نمبر 62)

عنبر اور ناگ ششدر ہو کر رہ گئے۔

انہوں نے جھٹ کہا۔

”تم کون ہو؟“

فرعون کی روح بولی۔

”میں فرعون رعیمز کی روح ہوں۔ ماریا نے

میرے خاندانی خزانے کو لٹیروں سے بچا کر مجھ پر

احسان کیا تھا۔ یہ موتی میں نے اسے انعام میں دیا

تھا۔“

ناگ نے کہا۔

”اے فرعون کی روح! ہم دونوں ماریا کے بھائی

ہیں۔ ہمیں ماریا کی تلاش ہے۔“

فرعون کی روح نے ہنس کر کہا۔

اس نے تمہارے بارے میں مجھ سے پوچھا تھا۔

میں نے ہی اسے بتایا تھا کہ تم مصر آ رہے ہو۔ مگر ماریا

کہاں ہے؟

یہ موتی تمہارے پاس کیسے آ گیا؟۔

عنبر نے کہا۔

”میں یہی تو تم سے پوچھنے والے تھے کہ ماریا کہاں

ہے۔ ہم تو اتفاق سے اس سرائے میں آ کر ٹھہرے

ہیں کہ یہاں ماریا کا پرانا کرتہ ملا جس کی جیب میں یہ

موتی تھا۔“

فرعون کی روح بولی۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

”ماریا ضرور کسی مصیبت میں پھنسی ہوئی ہے۔  
 ٹھہرو میں ابھی پتہ کر کے تمہیں بتاتی ہوں۔“  
 ناگ اور عزیز چپ ہو گئے۔ وہاں کچھ دیر تک  
 خاموشی رہی پھر فرعون کی روح کی آواز سنائی دی۔  
 ”غضب ہو گیا! ماریا یہاں سے دور اہرام کے  
 پاس ایک تہہ خانے میں بند ہو گیا۔ اس دیوی کمپالا نام  
 کی جادوگر نے یمن کے جن کے لیے بند کر رکھا  
 ہے۔ یمن کا جن ماریا کا خون پینے مصر پہنچنے ہی والا  
 ہے۔“

ناگ اور عزیز پریشان ہو گئے۔ انہوں نے فرعون  
 کی روح سے کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

”خدا کے لیے ماریا کی مدد کرو۔ یا ہمیں اس جگہ  
 پہنچا دو جہاں ماریا بند ہے۔“  
 فرعون کی روح بولی۔

”میں ایک ٹیک روح ہوں۔ میں اس جگہ نہیں جا  
 سکتی جہاں کالے علم کا جادو ہوتا ہو۔ ہاں میں تمہیں بتا  
 سکتی ہوں کہ ماریا کہاں ہے۔“

اس کے بعد فرعون کی روح نے ناگ اور عزیز کو وہ  
 مقام بتایا۔ جہاں ماریا قید تھی۔ بلکہ ان دونوں کو اہرام  
 کے پاس پہنچا دیا۔ روح نے انہیں یہ بھی کہا۔

”میں تمہیں یہ بھی بتا سکتی ہوں کہ دیوی کمپالا کا  
 جادو تم دونوں پر نہیں چل سکے گا۔ ماریا کے جسم سے

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریا قسط نمبر 62)

نکلنے والی شعائوں کو جن اور کمپالا دیکھ رہی ہے۔

اگر تم میری دی ہوئی خشک دوائی کو ماریا کے جسم پر  
چھڑک دو تو اس کے جسم سے نکلنے والی شعائیں کوئی نہ  
دیکھ سکے گا۔

ناگ نے کہا۔

”جن کا کیا ہوگا؟“

روح بولی۔

”جن کی گردن کے پیچھے ایک سینک نکلا ہوا

ہے۔ اگر کسی طرح سے وہ سینک توڑ دیا جائے۔ تو

جن کی طاقت بے اثر ہو جائے گی۔ پھر وہ ایک آدمی

کی طرح ہوگا جسے تم لوگ ہلاک کر سکو گے۔“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریا قسط نمبر 62)

فرعون کی روح چلی گئی۔ ناگ اور عزیز کو اس مقام  
پر ایک تیلے رنگ کی بوتل پڑی ملی جہاں روح موجود  
تھی۔

انہوں نے بوتل اٹھالی۔ اس بوتل میں سفید  
سفوف بھرا ہوا تھا۔ بوتل جیب میں رکھ کر ناگ نے  
کہا۔

”ماریا اسی چٹان کے اندر تہہ خانے میں قید ہے۔  
میں کسی طرح سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتا  
ہوں۔“

ابھی دو باتیں کر رہے تھے کہ زمین زلزلے کی وجہ  
سے ہلنے لگی۔ ناگ اور عزیز چٹان سے دور ہٹ کر زمین

## دیوی کمپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا قسط نمبر 62)

پر بیٹھ گئے۔

اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا جن  
وہاں آسمان سے زمین پر اتر آیا۔ اس کے بال ہوا  
میں اہرا رہے تھے۔

وہ دو منزل اوچا لمبا تھا۔ ہونٹوں میں سے سیاہ  
رنگ کے ٹوکیلے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔  
ناگ نے سرگوشی کی۔

”یہی وہ جن ہے عزرا۔“

انہوں نے غور سے دیکھا۔ جن کی گردن کے  
پیچھے ایک کالے رنگ کا چھوٹا سا سینگ ابھرا ہوا تھا۔  
”یہی وہ سینگ ہے جس میں اس کی جان ہے۔“

”فکرنہ کرو۔ میں ابھی اس کی خبر لیتا ہوں۔“

دیکھتے ہی دیکھتے جن ایک دم چھوٹا ہو کر ایک مگر  
مجھ بن گیا۔ چٹان میں ایک سوراخ ابھرا۔ جس میں  
سے دیوی کمپالا نکل کر باہر آ گئی۔

اس نے مگر مجھ کے آگے جھک کر کہا۔

”حضور کی خدمت میں باندی سلام عرض کرتی  
ہے۔“

مگر مجھ نے منہ کھول کر ایک بھیا نک آواز والا  
سانس لیا جیسے ڈکار مار رہی ہو اور گردن لہرانے  
لگا۔ دیوی کمپالا آگے سے ہٹ گئی۔

مگر مجھ سوراخ کے اندر داخل ہو گیا۔ عزرا نے

## دیوی کمپالا کا جال (عنبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

ناگ سے کہا۔

”ناگ جلدی کرو۔ اس کے ساتھ ہی اندر چلے جاؤ۔“

ناگ پلک جھپکتے میں سانپ بن کر سوراخ کی طرف بھاگا اور مگر مچھ کے پیچھے پیچھے سوراخ میں داخل ہو گیا۔

عنبر باہر اکیلا رہ گیا۔ اس نے چٹان سے قریب آ کر پتھر سے کان لگا دیئے۔ وہ سننے کی کوشش کر رہا تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔

اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اب اندر کا حال سنیں۔

ناگ سانپ کی شکل میں مگر مچھ کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا۔

مصیبت یہ تھی کہ فرعون کی دی ہوئی بوتل وہ ساتھ نہیں لاسکتا تھا۔ وہ بوتل عنبر کے پاس رہ گئی تھی۔ ایک اعتبار سے یہ ایک اچھی بات تھی۔

شاید اب وہ بھی ماریا کے جسم سے نکلنے والی شاعیوں کو دیکھ سکتا تھا۔ بہر حال دیوی کمپالا مگر مچھ کو لے کر اس کمرے میں آ گئی۔

ناگ بھی اسی کمرے میں آ گیا۔ دیوی کمپالا نے کہا۔

”اے یمن کے جن! میں نے تمہارے شکار کو



## دیوی کمپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا قسط نمبر 62)

رسیوں سے باندھ کر پتھروں سے جکڑ رکھا ہے۔ تم ضرور اسے دیکھ رہے ہو گے۔“

مگر مجھ نے گردن ہلائی۔ معلوم ہوا کہ مادیواہاں کسی جگہ پتھر کے ستون کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم سے نکلتی شعاعوں کو مگر مجھ اور دیوی کمپالا تو دیکھ رہی تھی۔

مگر ناگ کو وہ شعاعیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ ناگ نے ایک بات دیکھ لی تھی کہ مگر مجھ کی گردن پر اوپر کی طرف وہی سیاہ رنگ کا سینگ ابھرا ہوا تھا۔

اس سینگ کو اگر کسی طرح سے وہ توڑ ڈالے تو جن

کی طاقت ختم ہو سکتی تھی۔

دیوی کمپالا نے جن سے کہا۔

”شکار حاضر ہے اے جن! اسے شوق سے ہڑپ کر جاؤ۔“

اس سے ماریا کی آواز سنائی دی۔

”خبردار اگر ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔ میں

تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گی۔“

ناگ نے سوچا کہ ماریا نے یہ محض ایک دھمکی دی ہے، کیونکہ اس کے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں تھی۔ ناگ نے اپنے منہ سے زور سے سیٹی کی آواز

نکالی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

یہ آواز ماریا نے صاف صاف سن لی۔ اس آواز کو مگر مجھ اور دیوی کمپالا نے بھی محسوس کیا۔  
”یہاں کوئی اور بھی ہے کمپالا۔“

مگر مجھ نے انسانی آواز میں کہا۔ کمپالا نے ادھر ادھر دیکھا اور منہ سے ایک سفید سا بادل نکال کر کمرے میں پھیلا دیا مگر اسے ناگ کہیں دکھائی نہ دیا۔  
کیونکہ فرعون کی روح نے کہہ دیا تھا کہ ناگ پر کمپالا کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ ماریا کو جب محسوس ہوا، ناگ وہاں موجود ہے تو بڑی خوش ہوئی۔  
اس نے کہا۔

”ناگ اپنی زندگی خطرے میں نہ ڈالنا۔“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

اسے اب بھی اپنے بھائی کی جان کی فکر تھی۔ ناگ نے ایک بار پھر منہ سے سیٹی کی آواز نکال کر ماریا کو تسلی دی کہ وہ بالکل فکر نہ کرے۔

دوسری سیٹی کی آواز پر مگر مجھ نے زور سے ایک پھنکار ماری۔ وہ غصے میں آ گیا تھا۔ وہ اس شخص کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔

جو اس کی اجازت کے بغیر وہاں موجود تھا۔ دیوی کمپالا بھی بڑی پریشان تھی کہ یہ سیٹی کی آواز بار بار کہاں سے آ رہی ہے۔

مگر مجھ نے فیصلہ کیا کہ پہلے اپنے شکار کو تو ہضم کروں۔ کہیں یہ نہ بھاگ جائے۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

مگر مجھ نے ماریا کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔  
اسے آگے بڑھتا دیکھ کر ناگ ہوشیار ہو گیا۔ وہ حملہ کر  
کے مگر مجھ کی گردن کا سینگ توڑنا چاہتا تھا۔  
سانپ کی شکل میں وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا، اس  
کے لیے ضروری تھا کہ وہ کسی دوسری شکل میں حملہ  
کرے۔

چنانچہ اس نے آنکھیں بند کر کے زور سے سانس  
لی اور ایکدم سے خونخوار شیر کی شکل اختیار کر لی۔  
کمرے میں شیر کی خوفناک دھاڑ گونجی۔

ابھی کمپالا اور مگر مجھ سمجھ نہ سکے تھے کہ یہ آواز کہاں  
سے آئی ہے کہ شیر اچھل کر مگر مجھ کی گردن پر سوار ہو

گیا۔

شیر نے ایک ایسے زور کا پنچہ مگر مجھ کی گردن پر مارا  
کہ اس کا سیاہ سینگ ٹوٹ کر دور جاگرا۔  
سینگ کا ٹوٹنا تھا کہ مگر مجھ کے منہ سے ایک  
خوفناک چیخ کی آواز نکلی۔ مگر مجھ ایکدم سے ایک  
انسان کی شکل میں آ گیا۔

یہ انسان سیاہ فام جشی تھا جو زمین پر پڑا کراہ رہا تھا  
اور اس کی گردن کے خون جاری تھا۔

شیر نے دوسرا پنچہ مار کر جن کی گردن اڑا  
دی۔ وہاں ایک زلزلہ سا آیا۔ سارا کمرہ ایک یار زور  
سے ہلا اور پھر وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔ جن مرچکا

## دیوی کمپالا کا جال (نمبر ناگ ماریاتر 62)

تھا۔

شیراب ناگ کی شکل میں آ گیا۔

اس نے دیوی کمپالا سے کہا۔

”ماریا کور ہا کر دو نہیں تو ہی حشر تمہارا بھی ہو گا۔“

گا۔

کمپالا نے قبچہ لگا کر ناگ کی طرف ہاتھ کا اشارہ

کیا۔ اس کے ہاتھ کی انگلیوں سے آگ کے شعلے نکل

کر ناگ کی طرف لپکے۔

مگر اس کے پاس جاتے ہی بجھ گئے۔ کمپالا نے

اب دوسرا جادو آزمایا۔ اس نے منہ سے زور لگا کر

پھونک ماری۔ اس کے منہ سے آگ کا دریا ناگ کے

پاس آتے ہی بھسم ہو گیا۔

ناگ نے کہا۔

”کمپالا! تیرا کوئی جادو مجھ پر اثر نہ کر سکے گا۔ اگر تو

بات نہ آئی تو میں ایک پل کے اندر اندر تجھے ہلاک

کر دوں گا۔“

کمپالا سمجھ گئی کہ اس کا کسی زبردست جادو گر

کے ساتھ مقابلہ ہے۔ وہ جیت نہیں سکتی۔ جن کا انجام

اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ اس نے ہتھیار ڈال

دیئے۔ بولی۔

”میں ہار مانتی ہوں۔“

اس کے ساتھ ہی کمپالا نے ماریا کی رسیاں کھول



## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریا تپ نمبر 62)

دیں۔ ناگ نے کہا۔

”ماریا کیا تم آزاد ہو؟“

ماریا نے کہا۔

”ہاں ناگ! خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں

میری مدد کے لیے بھیج دیا۔ نہیں تو یہ عورت مجھے ختم کر چکی تھی۔“

ناگ نے کہا۔

”عزیز باہر کھڑا ہمارا انتظار کر رہا ہے، فکر نہ کرو۔

اس عورت کو زندہ نہیں چھوڑا جائے گا۔“

دیوار کا دروازہ ابھی تک کھلا تھا۔ انہوں نے کمپالا

کو رسی سے جکڑ دیا۔ پھر باہر نکل کر عزیز کو بھی اندر لے

آئے۔

ماریا عزیز اور ناگ سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔

ماریا نے کہا۔

”اس عورت کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ نہیں تو یہ

کسی دوسرے انسان پر جادو کر کے اس کی زندگی حرام کر دے گی۔“

ناگ نے اسی وقت سانپ بن کر کمپالا کی گردن

پر ڈس دیا۔ کمپالا مر گئی۔

ناگ نے ماریا اور عزیز کو ساتھ لیا اور اہرام سے باہر

نکل آئے۔

باہر آ کر انہوں نے ماریا کو وہ موتی دیا جو اس کے

کرتے کی جیب سے گر گیا تھا۔

ماریا نے کہا۔

”اگر یہ موتی نہ گرتا تو تمہاری مجھ سے کبھی

ملاقات نہ ہوتی۔“

سو برس بعد

عزیزانگ اور ماریا واپس سرائے میں آ گئے۔

اب انہوں نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے سفر کی  
کہانی سنائی۔ وہ ایک دوسرے کی مصیبتوں کا حال سن  
کر حیران بھی ہوئے اور خوش بھی ہوئے کہ وہ ہر  
مصیبت سے بچ کر نکل گئے۔

عزیزانگ نے کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عنبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

”جب پہلی بار میں نے محسوس کیا کہ میں تاریخ سے نکل کر اتنا آگے آ گیا ہوں تو مجھے یقین تھا کہ تم لوگ بھی ضرور اسی زمانے میں آ گئے ہو۔“

ماریا بولی۔

”میں تو ایک دن سے نئی دنیا کا نقشہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ یاد بان کی جگہ مشین سے جہاز چلنے لگے اور بندوق کی گولیاں دھائیں دھائیں چل رہی تھیں۔“

ناگ نے کہا۔

”یہ زمانہ بھی خوب ہے۔ کہاں چار ہزار سال پرانے زمانے کے رتھ اور کہاں آج کی گھوڑا گاڑیاں۔ اور اب تو ریل گاڑیاں بھی سنا ہے چلنے والی

ہیں۔“

عنبر نے کہا۔

”کمال کا زمانہ آ گیا ہے۔ لیکن ایک بات ثابت ہو گئی ہے ناگ!“

”کون سی بات؟“

”یہی۔۔۔ کہ وقت کوئی شے نہیں ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ہم آج کے زمانے سے چھ سو برس پیچھے تھے اور آج ہم چھ سو برس آگے آ گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم چاہیں تو چھ سو برس آگے بھی جاسکتے ہیں۔“

ماریا نے کہا۔

## دیوی کپالا کا جال (غبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

”تمہارا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ خدا جانے چھ سو برس بعد کا زمانہ کیسا ہوگا۔“

ناگ بولا۔

”لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا ہونا ذرا مشکل

ہے۔“

غبر نے کہا۔

”شکل کیسے ہوا۔ بجھی اگر ہم چھ سو برس کی

چھلانگ ایک بار لگا سکتے ہیں تو دوسری بار بھی لگا سکتے

ہیں۔“

ناگ نے کہا۔

”مجھے یقین نہیں ہے۔“

## دیوی کپالا کا جال (غبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

ایسی ہی باتیں کرتے انہیں رات ہو گئی۔ انہوں نے رات کا کھانا کھایا اور سو گئے۔ دوسرے روز اٹھ کر

ناگ اور غبر نے ماریا کو سرائے کے کمرے میں ہی

رکنے کو کہا اور خود شہر میں یہ معلوم کرنے کے لیے نکل

کھڑے ہوئے کہ وہاں سے کسی دوسرے ملک کو جہاز

کس روز روانہ ہوتا ہے۔

کیونکہ ان کا خیال ہندوستان جانے کا تھا۔ بندر

گاہ پر کمر نہیں معلوم ہوا کہ ہندوستان کو جہاز چھ روز

بعد جائے گا۔

غبر اور ناگ نے واپس آ کر ماریا کو بتایا کہ وہ

ساتویں روز وہاں سے ہندوستان کی طرف کوچ کر



## دیوی کمپالا کا جال (عنبرناگ ماریا تپ نمبر 62)

جائیں گے۔

سرائے میں رہتے ہوئے عنبر اور ناگ کو پانچ دن گزر گئے۔ وہاں سے کوچ کرنے میں دو دن باقی رہ گئے تھے۔

پانچویں روز کی شام کو ایسا ہوا کہ ماریا سیر کرتے کرتے دریائے نیل کے کنارے سے دور نکل گئی۔ عنبر اور ناگ سرائے کے کمرے میں ہی آرام کر رہے تھے۔

وہ انہیں کہہ کر آئی تھی کہ وہ ذرا ٹہلنے کے لیے دریائے نیل پر جا رہی ہے۔ چلتے چلتے وہ ایک پہاڑی پر پہنچ گئی۔

یہاں سے دریا گھوم کر بائیں جانب چلا جاتا تھا۔ ماریا پہاڑی کے اوپر آ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہاں ایک چھوٹا سا اہرام بنا ہے۔

اس قسم کا اہرام ماریا نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اہرام کا دروازہ ڈھسے گیا تھا۔ اندر جانے کا راستہ بنا ہوا تھا۔ ماریا یونہی اس کے اندر داخل ہو گئی۔

اندر ملکی ملکی روشنی تھی۔ زمین پر پتھر بکھرے پڑے تھے۔ کونے میں ایک پتھر کا بت دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا تھا۔

اس بت کی شکل کسی فرعون سے ملتی جلتی تھی۔ اس کے سر پر سانپ لیٹا ہوا تھا۔ ماریا نے قریب آ کر بت

کو غور سے دیکھا۔

پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا جو فی اس کا ہاتھ بت کے ماتھے سے لیٹے ہوئے سانپ پر پڑا اس میں جیسے جان پیدا ہو گئی اور اس نے ماریا کی کلائی پر ڈس دیا۔

اس کے بعد ماریا پر غنودگی طاری ہونے لگی۔ اسے چکر سا آیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ جانے وہ کتنی دیر تک بے ہوش رہی۔

جب اسے ہوش آیا تو اس نے محسوس کیا کہ وہ ایک ایسی جگہ پر لیٹی ہے جہاں اس کے ارد گرد اونچے اونچے سر کنڈے اگے ہیں۔

سر کنڈوں کے اوپر سے ماریا کو نیلا آسمان صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے دیکھا کہ ارد گرد نہ دریا ئے نیل ہے اور نہ وہ پہاڑی جس کے غار میں وہ داخل ہوئی تھی اور قرعون کے بت کے سانپ نے اسے ڈسا تھا۔

میدان سامنے پھیلا تھا۔ کہیں کہیں کھیت تھے۔ ذرا فاصلے پر ایک جگہ لکڑی کی ڈھلوانی چھت والا ایک مکان تھا۔

ماریا بڑی حیران ہوئی کہ وہ کہاں سے کہاں آ گئی ہے؟ ایک دم سے اسے گھوں گھوں کی خوفناک آواز سنائی دی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

یہ آواز قریب آ رہی تھی۔ پھر اس نے دیکھا کہ آسمان پر چھ بڑے بڑے جانور سے نمودار ہوئے جو زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ اس کے سر کے اوپر سے گذر گئے۔

ماریا خوف زدہ ہو کر وہیں بیٹھ گئی۔ یہ جانور کافی بڑے بڑے تھے مگر وہ جانور نہیں لگتے تھے۔ ماریا کو کوئی خبر نہیں تھی کہ وہ بمبار ہوائی جہاز تھے اور مایا 1858ء سے نکل کر 1943ء میں آ چکی تھی۔

دوسری جنگ عظیم کو شروع ہوئے سات آٹھ برس گزر چکے تھے۔ یورپ میں اتحادیوں اور جرمنوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی اور جاپان نے بھی اعلان

جنگ کر دیا تھا۔

ماریا کا کلیجہ دھڑکنے لگا۔ کہیں وہ اپنے وقت سے ایک بار پھر آگے تو نہیں نکل گئی؟

اس کا گمان سچ تھا۔ وہ سرکنڈوں سے نکل کر ڈھلوانی چھت والے مکان کی طرف چلنے لگی۔ کھیتوں میں کوئی کسان نظر نہیں آ رہا تھا۔

چلتے چلتے وہ ڈھلوانی چھت والے مکان کے پاس پہنچ گئی۔ دروازہ بند تھا۔ ماریا نے دروازہ کھولا۔ اندر گھاس کے سونے گھسے پڑے تھے۔

ایک طرف بیچے اور کرائس رکھی تھیں۔ ماریا خاموش ہو کر انہیں دیکھنے لگی۔ وہ یقیناً اپنے وقت سے



## دیوی کمپالا کا جال (عزناگ ماریاتھ نمبر 62)

آگے نکل آئی تھی۔

اس نے آسمان پر اڑنے والے جہاز زندگی میں پہلی بار دیکھے تھے۔ اتنے میں اسے دو آدمیوں کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔

وہ دوسری طرف ہو گئی۔ دونوں آدمی سرخ و سپید تھے۔ ان میں ایک بوڑھا تھا۔ ایک جوان دونوں کسی انوکھی زبان میں باتیں کر رہے تھے مگر ماریا ان کی زبان سمجھ رہی تھی۔

بوڑھا کہہ رہا تھا۔

”اگر دشمنوں کا یہی حال رہا تو کل تک جرمن فوجیں فرانس پر قبضہ کر لیں گی۔“

جوان کسان نے کہا۔

”بابا! ہمیں یہاں سے انگلستان بھاگ جانا چاہیے تھا۔“

”ہم سے غلطی ہو گئی۔ لیکن اب ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ فرانس کی سرحدوں پر جنگ ہو رہی ہے۔ دشمن فرانس کی ز زمین میں داخل ہو چکا ہے۔“

دونوں باپ بیٹا گودام میں سے کچھ اوزار لے کر واپس چلے گئے۔

ماریا وہاں بیٹھ کر غور کرنے لگی۔ وہ 1943ء میں داخل ہو چکی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عزنا اور ناگ بھی اسی زمانے میں داخل ہو گئے ہوں گے۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

مگر وہ کہاں ہوں گے؟ ماریا پریشان ہو گئی۔  
کیونکہ معلوم ہوتا تھا کہ بڑی خوفناک جنگ چاروں  
طرف لڑی جا رہی تھی۔

وہ گودام سے باہر آ گئی اور ایک کچی سڑک پر چلنے  
لگی۔ یہ سڑک قصبے کی طرف جا رہی تھی جس کے کوئی  
مکانوں کی چھتیں اب دور سے نظر آنے لگی تھیں۔  
ماریا کو بھوک بھی لگ رہی تھی۔ چلتے چلتے وہ قصبے  
میں آ گئی۔ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ جو تقریباً خالی ہو  
چکا تھا۔

مکانوں میں کوئی بھی نہیں تھا۔ کہیں کہیں دو چار  
عمورتیں کھیت میں جھک کر آ لیا کھٹے کر رہی تھیں۔ ماریا

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

پریشان سی ہو گئی۔  
کہاں جائے؟  
کیا کرے؟

آخر اسے ایک مکان سے دھواں نکلتا نظر آیا۔ وہ  
اندر چلی گئی۔ ایک آدمی انکیٹھی کے پاس کھڑا فرائی  
پین میں آ لول رہا تھا۔

ماریا اس کے قریب کھڑی ہو گئی۔ ایک پلیٹ میں  
تیلے ہوئے آدوں کے سنہری قتلے پڑے تھے۔ ماریا  
نے چپکے سے کچھ قتلے اٹھائے اور مکان سے باہر آ کر  
کھانے لگی۔

پھر اس نے ایک بہتے چشمے پر جھک کر پانی پیا اور

## دیوی کیا لالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

ایک سیب کے درخت کے نیچے آ کر بیٹھ گئی۔ درخت پر سرخ سیب لگے تھے۔

ماریا نے کچھ سیب اتار کر کھائے اور دھوپ میں آرام سے لیٹ گئی۔ سردی اتنی زیادہ نہیں تھی۔ پھر بھی بڑی اچھی لگ رہی تھی۔

اتنے میں ایک جیپ گرد اڑاتی اس کے قریب سے گذر کر قصبے میں داخل ہو کر رک گئی۔ ماریا تے بڑی حیرانی سے جیپ کو دیکھا۔

اس سے پہلے ماریا نے اس قسم کی تیز رفتار سواری کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ جلدی سے جیپ کے قریب آ گئی۔ وہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ جیپ میں سے جو لوگ

اترے ہیں، وہ کیا باتیں کرتے ہیں۔ جیپ میں سے کچھ فوجی اتر کر لوگوں سے کہہ رہے تھے۔

”جتنی جلدی ہو سکے، یہاں سے نکل جاؤ۔ جرمن فوجیں کسی وقت بھی یہاں پہنچ جائیں گی۔“

یہ کہہ کر جیپ میں سوار فوجی آگے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی قصبے پر مرونی سی چھا گئی۔ پھر ایک دم سے لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔

چمکڑوں پر تھوڑا بہت سامان لادا اور وہاں سے چل دیئے۔

قصبہ دیکھتے دیکھتے سارے کا سارا خالی ہو گیا۔ ماریا خاموشی سے قصبے میں چکر لگانے لگی۔ اچانک اس

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

نے توپ کے لوگوں کی آوازیں۔

گولے قصبے کے قریب گر کر زبردست دھماکوں کے ساتھ پھٹنے لگے۔ ماریا ایک گڑھے میں اتر کر بیٹھ گئی کتنی دیر تک گولے پھٹتے رہے اور زمین ہلتی رہی۔ پھر ایک دم خاموشی چھا گئی۔ گولا باری بند ہو گئی۔ ماریا گڑھے میں سے باہر نکل آئی۔ اس نے دیکھا کہ دور دشمن کی فوجیں جیپوں اور ٹرکوں پر سوار چلی آ رہی ہیں۔

وہ سمجھ گئی کہ یہ جرمن فوجیں ہیں اور قصبے پر قبضہ کرنے کے لیے آگے بڑھ رہی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دشمن نے قصبے پر قبضہ کر لیا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

کمانڈر نے ایک جرمن کپتان کو چند سپاہیوں کے ہمراہ قصبے میں چھوڑا اور خود باقی فوج لے کر آگے بڑھ گیا۔

ماریا ایک جگہ چوک میں کھڑی جرمن فوجیوں کو اور ان کے ہتھیاروں کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔ ان کے سروں پر لوہے کے چمکتے گول گول ہیٹ تھے۔

ہاتھ میں ماری گنیں تھیں۔ وہ جیپ میں سوار ہو کر تیزی سے قصبے کی کچی سڑکوں پر گھوم رہے تھے اور ہوا میں گولیاں چلا رہے تھے۔

ماریا ایک خالی مکان میں آ گئی۔ اس مکان کے

## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

بیڈ میں ایک پلنگ پر لیٹ کر وہ سو پنے لگی کہ کہاں جائے؟۔

اب اس کی منزل کون سی ہوگی؟

عنبر اور ناگ کہاں ہوں گے۔ سو پتے سو پتے  
اسے نیند آ گئی۔ آنکھ کھلی تو رات ہو چکی تھی۔ مکان کا  
دروازہ کھلا تھا۔

اندر اندھیرا تھا۔ ماریا نے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔  
اسے کہیں قریب سے کسی عورت کے رونے کی آواز  
سنائی دی۔

ماریا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ سامنے والے  
مکان میں روشنی ہو رہی تھی۔ رونے کی آواز اسی مکان

## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

سے آرہی تھی۔

ماریا وہاں آ گئی۔ یہ مکان جرمن کپتان کا دفتر  
تھا۔ باہر دو جرمن سپاہی ٹامی گنیں لیے پہرہ دے  
رہے تھے۔ ماریا ان کے قریب سے ہو کر اندر داخل ہو  
گئی۔

کمرے کے بیچ میں ایک میز کے اوپر بجلی کا باب  
روشن تھا۔ جرمن کپتان کرخت چہرے کے ساتھ فائل  
پر جھکا تھا۔

ایک اردلی ذرا پرے کھڑا تھا۔ رونے کی آواز  
کوٹے میں سے آرہی تھی جہاں ذرا اندھیرا تھا۔  
جرمن کپتان نے کہا۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگاریا قسط نمبر 62)

”اگر تم نے یہ نہ بتایا کہ انگریز فوج یہاں سے کس طرف گئی ہے تو تمہاری کھال کھینچ دی جائے گی۔“  
یہ دھمکی اس دیہاتی عورت کو دی گئی تھی جو کوٹے میں ایک بچہ پر لٹی تھی۔ اس کے سر کے بال ایک رسی سے بندھے تھے۔

سینے پر پتھر کی بھاری سل رکھی تھی دونوں ہاتھ پیر بھی جکڑ دیئے گئے تھے۔ ماریا سمجھ گئی کہ یہ عورت قصبے میں رہ گئی ہوگی۔

جس سے جرمن پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ وہ اسے دردناک اذیت پہنچا رہے تھے۔ عورت روتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اسے کچھ خبر نہیں کہ انگریزی فوج کدھر

گئی ہے۔

وہ بار بار یہی جملہ دہرا رہی تھی۔

”ایک جیپ نے آ کر بتایا کہ جرمن آ رہے ہیں۔ بھاگ جاؤ۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ خبر نہیں۔“  
آخر جرمن کپتان نے اٹھ کر زور سے عورت کے منہ پر ٹھنڈا مارا۔

عورت کی چیخ نکل گئی اور منہ سے خون نکلنے لگا۔  
جرمن کپتان نے حکم دیا۔

”اسے ہاتھ دلو لے کرے میں پھینک دو۔“  
دو سپاہی آگے بڑھے۔ انہوں نے عورت کے بال کھولے۔ پاؤں رسی سے الگ کئے اور اٹھا کر

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ساتھ والے کمرے میں چلی گئی۔

یہاں زمین پر ایک میلی دری پچھی تھی۔ سپاہیوں نے عورت کو دری پر پھینک دیا اور ٹھوکریں مار کر واپس چلے گئے۔

عورت کے منہ سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا۔ وہ سسکیاں بھر بھر کر رو رہی تھی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔

ماریا کو اس پر بے حد ترس آ رہا تھا۔ وہ اسے بچانا چاہتی تھی، لیکن سوچ رہی تھی کہ اس نے عورت سے بات کی تو وہ گھبرا کر چیخ نہ مار دے۔

اس طرح سپاہی اندر آ جائیں گے۔ ماریا نے

سوچا کہ کیوں نہ اس جرمن کپتان اور دوسرے سپاہیوں کو ختم کر دیا جائے۔

اس طرح سارا قصبہ آزاد ہو جائے گا۔ لیکن اس کے بعد دوسرے جرمن یہاں آ جائیں گے اور قصبے والوں کو گولیوں سے اڑا دیں گے۔

پھر کیا کیا جائے؟

ماریا نے آخر یہی فیصلہ کیا کہ اس عورت کو بچانا اس کا انسانی فرض ہے۔ پہلے اسے بچایا جائے۔ اس کے بعد سوچا جائے گا کہ جرمن سپاہیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

ماریا نے جھک کر عورت کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

عورت سسکیاں بھرتے بھرتے یگانگت خاموش ہو گئی۔  
اس کا جسم خوف سے کانپنے لگا۔

ماریا نے جلدی سے سرگوشی میں کہا۔

”بہن! میں ایک نیک روح ہوں اور خداوند نے

مجھے تمہاری مدد کے لیے بھیجا ہے۔ تم گھبراؤ نہیں۔ میں

تمہیں ان ظالموں کی قید سے نکال کر لے جاؤں

گی۔“

عورت کی آنکھیں پھٹی پھٹی تھیں۔ وہ کچھ نہیں

بول رہی تھی۔ اس کی سسکیاں بند ہو گئی تھیں۔ آہستہ

آہستہ چہرے پر خوف کی جگہ اطمینان جھلکنے لگا۔

وہ مذہبی عورت تھی۔ اسے یقین ہو گیا کہ سچ مچ

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

خداوند نے کسی نیک روح کو اس کی مدد کے لیے بھیجا  
ہے ماریا نے اس کے رومال سے منہ کا خون صاف  
کیا۔

عورت نے ماریا کے ہاتھ کو پکڑ کر چوما اور آہستہ

سے کہا۔

”مجھے یہاں سے لے چلو۔ ظالم مجھے مار ڈالیں

گے۔“

ماریا نے کہا۔

”خود بخود اور جیسے میں کہوں، ویسے کرتی جاؤ۔

میں تمہیں ان کے چنگل سے نکال کر لے جاؤں گی۔

تمہارا گھر قصبے میں کس جگہ ہے؟“

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

عورت نے کہا۔

”پہاڑی کے اس طرف۔“

”کیا تم وہاں اکیلی رہتی تھیں؟“

ماریا نے پوچھا۔

”میرا خاوند اور بچے دو روز پہلے نکل گئے تھے۔“

میں پیچھے رہ گئی۔ میری بد نصیبی نے مجھے ان کے ساتھ

جانے نہ دیا۔“

”کوئی بات نہیں۔ تم ان کے پاس چلی جاؤ گی۔“

کیا تمہیں اس گاؤں کا پتہ ہے جہاں تمہارا خاوند اور

بچے گئے ہیں؟“

”ہاں اے مقدس روح! یہاں سے دس کوس کے

فاصلے پر ہے۔“

”کیا وہاں بھی جرمن فوجیں نہ پہنچ گئی ہوں

گی؟“

”ایک بار میں یہاں سے نکل گئی تو پھر اپنے بچوں

کے پاس پہنچ کر محفوظ ہو جاؤں گی۔ میرا خاوند مجھے

یہاں سے نکال کر کسی دوسرے شہر میں لے جائے

گا۔“

”یہاں سے میں تمہیں نکال دوں گی۔“

کسی طرح سے ان کی باتوں کی آواز جرمن

پہرے دار تک پہنچ گئی۔ اس نے دھڑاک سے دروازہ

کھولا اور عورت کی طرف سنگین تان کر بولا۔ تم کس



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

سے باتیں کر رہی ہو؟۔

عورت نے کہا۔

”تم دیکھ سکتے ہو۔ یہاں کوئی نہیں۔ میں کس سے

باتیں کر سکتی ہوں؟۔“

پہرے دار جرمن سپاہی نے کمرے کے کونے

کونے کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ واقعی

وہاں کوئی نہیں تھا۔ عورت کی طرف پلٹ کر بولا۔

”پھر یہ آواز کس کی آرہی تھی؟۔“

عورت نے روتے ہوئے کہا۔

”میں خواب میں اپنے بچوں سے باتیں کر رہی

تھی۔“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریا قسط نمبر 62)

پہرے دار نے اسے ٹھڈا مار کر کہا۔

”بد بخت! صبح منہ اندھیرے تمہیں گولیوں سے

اڑا دیا جائے گا۔ آج کی رات اپنے بچوں سے جتنی

باتیں کرتی ہے کر لے۔“

اور قہقہہ مار کر باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہیں

ماریا نے جھک کر سرگوشی میں کہا۔

”فکرن کرو۔ میں ابھی تمہیں یہاں سے نکال لے

جاؤں گی۔ یہ لوگ تمہیں ہلاک نہیں کر سکیں گے۔“

اتنا کہہ کر ماریا کمرے سے باہر نکل گئی اس نے

جائزہ لیا۔

وہاں دفتر میں جرمن کپتان کے ساتھ ایک اردلی

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

بیٹھا تھا۔ باہر دو سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ ذرا پرے ایک مکان میں روشنی ہو رہی تھی۔ خیال تھا کہ باقی سپاہی وہاں ہوں گے۔ سڑک پر دو جھپین کھڑی تھیں۔ ماریا نے سب سے پہلے جرمن کپتان کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ باہر آ گئی۔ اور ہلکی روشنی میں دیکھنے لگی۔ وہ ہتھیار کہاں سے حاصل کرے؟۔

دفتر میں آ کر اس نے دیکھا کہ جرمن کپتان کا پستول اس کی میز پر پڑا تھا۔ یہ بڑا سنہری موقع تھا۔ ماریا جلدی سے جرمن کپتان کی کرسی کی طرف آئی۔ اس کا ہاتھ چھوٹے میز پر رکھے کافی کے پیالے سے لگا

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

جو نیچے گر کر ٹوٹ گیا۔

جرمن کپتان غصے سے گرجا۔

”الو کے پٹھے! یہ کیا کیا تم نے؟“۔

اردلی نے کرسی پر سے اٹھ کر سیلوٹ کیا اور کہا۔

”حضور! قسم لے لیں۔ میں نے ہاتھ تک نہیں

لگایا ہے۔“

”تو پھر اسے تیرے باپ نے فرش پر گرایا

ہے؟“

”حضور! مجھ سے چاہے ماں باپ کی قسم لے

لیں، میں اپنی جگہ سے ذرا نہیں ہلا۔ یہ ضرور۔۔۔“۔

جرمن کپتان نے اٹھ کر زور سے اردلی کو تھپڑ

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

مارا۔

”یہ ضرور تیرے باپ کے بھوت نے گرایا ہوگا۔

الو کی دم۔۔۔ گدھا۔۔۔ احمق۔۔۔“

اٹھاؤ پیالے کے ٹکڑے۔

اردلی نے جھک کر پیالی کے ٹکڑے اٹھا کر کوڑے

کے ڈرم میں پھینکے اور حیرانی سے ادھر ادھر دیکھتا اپنی

کرسی پر دوبارہ آ کر بیٹھ گیا۔

جرمن کپتان بھی اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

اور فائل پر جھک کر لکھنے لگا۔ ماریا اس دوران میں میز

پر سے اس کا پستول اٹھا چکی تھی۔

میز پر سے پستول غائب تھا۔ لیکن اتفاق سے

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

جرمن کپتان کی اس پر نظر نہ پڑی۔ وہ اپنے دھیان  
میں کرتے لگا۔

ماریا نے پستول کی نالی جرمن کپتان کی کھوپڑی  
کے پیچھے رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔

دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی جرمن کپتان کی  
کھوپڑی اڑ گئی۔

اردلی حیرت سے اچھل پڑا۔ دوسری گولی نے

اردلی کو ٹھنڈا کر دیا۔ گولیوں کی آواز سن کر دونوں

پہرے دار ٹامی گنیں لے کر اندر لپکے۔

ماریا زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ انہوں نے اندر آتے

ہی گولیاں برساتی شروع کر دیں۔ ماریا کی دو گولیاں

## ماریا کہاں؟ ناگ کہاں

گولیوں کی آواز نے قصبے کے سارے سپاہیوں کو  
چوکننا کر دیا۔  
وہ بدعواقب لپے مکان سے باہر آ گئے اور دفتر کی  
طرف لپکے۔ ماریا اور فرانسیسی قیدی عورت نے ان  
میں سے کئی ایک کو بھون کر رکھ دیا۔

ماریا نے عورت کو اسی جگہ رہنے کی ہدایت کی اور

انہیں بھی ہمیشہ کی نیند سلا چکی تھیں۔  
اب اس دفتر میں اور کوئی سپاہی نہ تھا۔  
ماریا کو معلوم تھا کہ ابھی قصبے میں ٹھہرے ہوئے  
سارے جرمن سپاہی وہاں آ جائیں گے۔ وہ تیزی  
سے پچھلے کمرے میں گئی۔  
اس نے عورت سے کہا۔  
”گن لے کر میرے ساتھ آ جاؤ۔“

انہوں نے مرے ہوئے سپاہیوں کی ایک ٹامی  
گن اٹھائی اور دروازے میں آ کر دائیں بائیں  
مورچہ بنا لیا۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

خود دفتر سے نکل کر باہر قصبے کے چوک میں آ گئی۔  
ایک جگہ بیل گاڑی کے پیچھے دو جرمن سپاہی مورچے  
بنائے بیٹھے تھے۔

ماریا نے ان دونوں پر ٹائی گن کی بوچھاڑ کر کے  
ہلاک کر دیا۔ وہ بڑی حیران تھی کہ ایک چھوٹی سی مشین  
سے کس طرح تڑا تڑا گولیاں نکلتی چلی آ رہی ہیں۔

تھوڑی دیر میں قصبے کے سارے جرمن سپاہی  
موت کی آغوش میں آ چکے تھے۔ ماریا نے قیدی  
کو ساتھ لیا اور اس کے مکان میں آ گئی۔

یہاں آ کر ماریا نے اس کی مرہم پٹی کی اور اسے  
بستر پر لٹا دیا۔ ابھی پو پھٹی تھی کہ قیدی عورت نے کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

”اے مقدس روح! اب مجھے یہاں سے نکل جانا  
چاہیے۔ میں جیپ چلا سکتی ہوں۔ جیپ مجھے دوسرے  
گھاؤں میرے بچوں کے پاس پہنچا دے گی۔“

ماریا نے اسے خوشی سے اجازت دے دی۔  
عورت جیپ میں سوار ہو کر ماریا کا شکریہ ادا کرتی ہوئی  
چلی گئی۔

ماریا قصبے میں اکیلی رہ گئی۔ اسے جیپ چلانی  
نہیں آتی تھی۔ قیدی عورت سے اس نے معلوم کر لیا  
تھا کہ پیرس شہر وہاں سے مغرب کی جانب ایک رات  
اور ایک دن کے سفر پر ہے۔

ماریا نے پیرس کی طرف سڑک پر پیدل ہی چلنا

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریا تپ نمبر 62)

شروع کر دیا۔

ادھر ناگ اور عزیز کا حال بھی سنے۔

ماریا ان دونوں کو مصر کی سرائے میں چھوڑ کر دریا

کنارے سیر کرنے گئی تو وہ بھی تھوڑا بہت کھانا کھا کر

سو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ناگ کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا

کہ عزیز سو رہا ہے مگر ماریا ابھی تک واپس نہیں آئی۔ وہ

بڑا پریشان ہوا۔

اس نے عزیز کو جگانا مناسب خیال نہ کیا اور خود ہی

سرائے سے نکل کر دریا کنارے آ گیا۔ تھوڑی دور ہی

گیا ہوگا کہ اس پر غنودگی سی چھانے لگی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریا تپ نمبر 62)

سر چکرانے لگا۔ یہ وہ وقت تھا جب ماریا ایک سو

برس آگے نکل گئی تھی۔ ناگ نے سر تھام لیا۔

سوچنے لگا کہ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔ ابھی وہ سمجھ نہ

سکا تھا کہ ایک دم سے بے ہوش ہو کر ریت پر گر پڑا۔

ہوش آیا تو وہ بھی ایک سو برس آگے نکل چکا تھا۔ اور

اب 1943 میں سانس لے رہا تھا۔

اٹھا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک جنگل میں کھڑا

ہے۔

بڑا گھنا جنگل ہے۔ دور سے گولہ باری کی آواز آ

رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ابھی بارش ہوگی۔ وہ حیرت

میں ڈوبا جنگل میں ایک طرف چلنے لگا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ایک جھونپڑی کے قریب سے گذر رہا تھا کہ  
اچانک ایک سپاہی بندوق تانے اس کے سامنے آ کر  
کھڑا ہو گیا۔  
”ہالٹ! کون ہو تم؟“

ناگ کا لباس ایک سو برس پرانا تھا۔ سپاہی نے  
تنگ پتلون اور سر پر سبز رنگ کی ٹوپی پہن رکھی تھی۔  
اس کی وردی بھی سبز رنگ کی تھی۔ ناگ تعجب سے  
اسے تنکے لگا۔

سپاہی نے پوچھا۔  
”کون ہو۔ کہاں سے آرہے ہو؟“  
ناگ نے کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

”میں جڑی بوٹیوں کا تاجر ہوں۔ جنگل میں جڑی  
بوٹیوں کی تلاش میں نکلا تھا کہ راستہ بھول کر ادھر آ  
گیا۔ تم کون ہو؟“

سپاہی نے ہنس کر کہا۔  
”ہندوستان کے معلوم ہوتے ہو؟“  
ناگ نے یونہی کہہ دیا۔  
”ہاں۔ میں ہندوستان کا ہوں۔“  
سپاہی نے بندوق نیچے کر لی اور کہا۔  
”میرے ساتھ آؤ۔“

وہ اسے قریب ہی ایک مورچے کے پاس بارک  
میں لے گیا۔ یہاں دو سپاہی مورچہ بنائے بیٹھے تھے۔

## دیوی کپالا کا جال (عنبر ناگ ماریاتھ نمبر 62)

ناگ نے انہیں جا کر سلام کیا۔

پہلے سپاہی نے کہا۔

”یہ جڑی بوٹیوں کا سیاسی ہے۔ ہندوستانی

ہے۔“

انہوں نے ناگ کی تلاشی لی۔ اسکے پاس کچھ بھی

نہیں تھا۔ انہوں نے ناگ کو چائے پلائی اور بتایا کہ وہ

جنگ کے میدان میں آ گیا ہے۔

”جنگ کا میدان؟“

ناگ نے تعجب سے پوچھا۔

سپاہی نے کہا۔

”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ برما کے جنگل ہیں اور

ہم ہندوستانی فوج کے سپاہی انگریزی فوج کے ساتھ  
مل کر جاپانیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں؟“

ناگ نے سر پکڑ لیا۔ وہ سمجھ گیا کہ مقدر نے پھر

ایک سو برس کی چھلانگ لگائی ہے۔ اور اسے دوسری

جنگ عظیم کے شعلوں میں لا کر پھینک دیا ہے۔

وہ خاموش ہو گیا۔ اب اسے عنبر اور ماریا کا خیال آ

رہا تھا۔ کہ وہ کس حال میں ہوں گے اور کہاں ہوں

گئے۔

یہ مسلمان ہندوستانی سپاہی تھے اور اپنی کمپنی سے

بچھڑ کر ایک جگہ گھرے ہوئے تھے۔ ان کے ارد گرد

جاپانی سپاہی زبردست فائرنگ کر رہے تھے۔



## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریاتھ نمبر 62)

ناگ کو ایک سپاہی نے بتایا۔

”ہم مسلمان ہیں اور پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ جاپانیوں کا زور اس علاقے میں بڑھ گیا ہے۔ ہماری کمپنی پیچھے ہٹ رہی تھی کہ جاپانیوں نے گھیرا تنگ کر دیا ہے اور اب ہمارے پاس اسلحہ بھی ختم ہو رہا ہے۔“

ناگ کو معلوم ہوا کہ یہ تینوں سپاہی یا تو لڑتے لڑتے ہلاک ہو جائیں گے اور یا جاپانی آکر انہیں گرفتار کر کے لے جائیں گے۔

انہیں بہت جلد کمک کی ضرورت تھی۔ ان کے پاس جو وائز لیس سیٹ تھا وہ بھی ٹوٹ چکا تھا۔ ان کی

کمپنی پیچھے دو میل دور تھی۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ ان کی کمپنی کے کمانڈر کو پیچھے جا کر خبر کی جائے تاکہ وہ ان کی کوئی مدد کر کے انہیں دشمنوں کے زرخے سے نکال کر لے جائیں۔

ناگ نے کہا۔

”اگر آپ لوگ مجھے کوئی پیغام لکھ کر دے دیں تو میں پیچھے جا کر آپ کے کمانڈر کو وہ پیغام دے دوں گا۔ میں اس جنگل کے خفیہ راستوں سے واقف ہوں۔“

سپاہی بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے جلدی سے ایک خط لکھ کر ناگ کو دیا اور کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (نمبر ناگ ماریا تپ نمبر 62)

”پچھے جاؤ گے تو دو میل کے فاصلے پر ایک ٹیکری پر تمہیں ہماری توپیں ملیں گی۔ یہ ہمارا توپ خانہ ہوگا۔ وہیں انگریز کمانڈر ایڈم سے مل کر یہ خط دے دینا۔“

ناگ نے خط لیا اور جنگل میں عقب کی جانب روانہ ہو گیا۔ اس نے یونہی کہہ دیا تھا کہ وہ جنگل کے راستوں سے واقف ہے۔

وگرنہ اسے وہاں کے بارے میں کچھ معلومات نہیں تھیں۔ لیکن چونکہ وہ ہزاروں سالوں سے جنگل کے سفر کرتا چلا آیا تھا، اس لیے اس نے چلنا شروع کر دیا۔

دو پہر تک وہ جنگل میں ایک پگ ڈنڈی پر چلتا

## دیوی کمپالا کا جال (نمبر ناگ ماریا تپ نمبر 62)

رہا۔

ایک جگہ سے وہ گذر رہا تھا کہ ٹھانیں کی آواز کے ساتھ ایک گولی اس کے بازو کو چھوتی ہوئی گذر کر سامنے درخت میں کھب گئی۔

ناگ زمین پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں دو جاپانی سپاہی بندوقیس تانے آ گئے۔ انہوں نے ناگ کو دیکھ لیا تھا۔

وہ اس کے سر پر آ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی زبان میں بولے۔

”کون ہو تم؟ کہاں جا رہے ہو؟ اس کی تلاشی

لو۔“

## دیوی کمپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا قسط نمبر 62)

ناگ بڑی آسانی سے ان کی زبان سمجھ رہا تھا۔  
اس نے سوچا اگر ان جاپانیوں نے خط دیکھ لیا تو آگے  
مسلمان سپاہیوں کی جان خطرے میں پڑ جائے  
گی۔ ان کو مدد نہ پہنچ سکے گی۔

اس نے خط ایک جھاڑی میں پھینکا اور خود ایک دم  
سے جون بدل کر باریک سانپ بن کر گھاس میں گم ہو  
گیا۔

جاپانی سپاہی حیرت سے آنکھیں پھاڑے ایک  
دوسرے کو دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ کیونکہ ان کی  
آنکھوں کے سامنے ایک جیتا جاگتا انسان غائب ہو  
گیا تھا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا قسط نمبر 62)

انہوں نے ناگ کو جھاڑیوں میں خط پھینکتے دیکھ لیا  
تھا۔ وہ جھاڑی کی طرف بڑھے۔

ناگ گھاس میں چھپا بیٹھا تھا۔ انہیں جھاڑیوں کی  
طرف بڑھتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھسکا اور لپک کر  
اس نے ایک جاپانی سپاہی کی ٹانگ میں ڈس دیا۔

جاپانی چیخ مار کر گرا۔ دوسرا جاپانی اس کی مدد کو  
دوڑا۔ مگر ناگ نے بھی اسے ڈس دیا۔ دونوں جاپانی  
سپاہی زمین پر گر کر موت پنے لگے۔

ناگ پھر سے انسانی شکل میں آ گیا۔ اس نے خط  
جھاڑیوں میں سے اٹھا کر جیب میں ڈالا اور ایک  
سپاہی کی بندوق کندھے پر رکھ کر جنگل میں اپنے سفر پر

## دیوی کمپالا کا جال (عزیز ناگ ماریاتھ نمبر 62)

روانہ ہو گیا۔

چلتے چلتے آحرا سے دور پہاڑی پر ایک جھونپڑا سا  
نظر آیا۔ سمجھ گیا کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں انگریز کمانڈر  
ایڈم کامور چہ ہے۔

ناگ گرتے پڑتے اس مورچے کے قریب ہی  
پہنچا تھا کہ اچانک اس کے دائیں بائیں دو گولیاں فائر  
ہوئیں اور ایک آواز گونجی۔  
”ہالٹ! کون ہو تم؟“

ناگ اسی جگہ رک گیا۔ ایک ہندوستانی سپاہی  
بھاگ کر اس کے پاس آیا۔

اپنی سنگین اس کی گردن پر رکھ دی اور کہا۔

”دوتوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔“

ناگ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور کہا۔  
”مجھے اپنے کمانڈر ایڈم کے پاس لے چلو۔ میں  
اس کے لیے آپ کے سپاہیوں کا ایک خاص پیغام لایا  
ہوں۔“

انہوں نے ناگ کی تلاش لی اور جیب سے خط  
نکال کر پڑھا۔ خط ان کی کمپنی کے کاغذ پر لکھا گیا تھا۔  
وہ جلدی سے ناگ کو کمانڈر ایڈم کے پاس لے گئے۔  
کمانڈر ایڈم اپنے جھونپڑے نما دفتر میں بیٹھا پیچھے  
وائر لیس کر رہا تھا۔ اس نے جب خط پڑھا تو اس کی  
آنکھیں چمکنے لگیں۔



## دیوی کمپالا کا جال (نمبر ناگ ماریا تپ نمبر 62)

اس کی کمپنی کے سپاہیوں نے جاپانیوں کی صحیح پوزیشن لکھ دی تھی کہ وہ کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں۔  
کمانڈر ایڈم نے اسی وقت گولہ باری کا حکم دیدیا۔  
دوسرے ہی لمحے دھانئیں دھانئیں توپوں سے گولے نکل نکل کر جنگل میں جا کر پھنسنے لگے۔  
ناگ نے وہ رات اسی مورچے میں گزاری۔  
دوسرے روز فوج نے آگے بڑھ کر سپاہیوں کو بچا کر نکال لیا۔

ناگ نے ایک سپاہی سے پوچھا۔  
”یہاں سے قریبی شہر کتنی دور ہوگا؟“  
سپاہی نے کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (نمبر ناگ ماریا تپ نمبر 62)

”تم کون سے شہر جانا چاہتے ہو؟“  
ناگ نے کہا۔  
”میں جس شہر سے نکل کر جنگل میں جڑی بوٹیاں تلاش کرنے آیا تھا، اس کا نام شاید اکیاب تھا۔“  
سپاہی ہنس پڑے۔  
تم بالکل ناواقف ہو۔ اکیاب یہاں سے بہت زیادہ دور ہے۔ تم کل تک ہمارے پاس ہی ٹھہرو۔ کل ہمارا ایک ٹرک پیچھے اسپتال تک جائے گا۔  
اسپتال پہنچ کر تم اگر چاہو تو ریل میں سوار ہو کر برما کے شہر مولمین تک جا سکو گے۔ وہاں سے تم برما کے دارالحکومت رنگون بڑی آسانی سے پہنچ سکتے ہو۔

## دیوی کپالا کا جال (عنبر ناگ ماریا تپ نمبر 62)

ناگ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور دوسرے روز  
اسپہال پہنچ گیا۔ وہاں بھی افراتفری مچی تھی۔ کسی نہ  
کسی طرح وہ ریل میں بیٹھ کر مولین آ گیا اور وہاں  
سے رنگون شہر پہنچ گیا۔

بڑے شہر وہ اس لیے پہنچنا چاہتا تھا کہ وہاں عنبر یا  
ماریا سے ملنے کی توقع تھی۔

رنگون پہنچ کر اس نے محسوس کیا کہ وہاں پر جنگ  
کی دہشت چھائی ہے۔ یہ خبر عام ہے کہ جاپانی اس شہر  
پر قبضہ کرنے کے لیے آگے بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔  
برما کی حکومت وہاں سے بھاگنے کی تیاریاں کر  
رہی ہے۔ لوگ بھی شہر چھوڑ کر جنگل کے راستے

## دیوی کپالا کا جال (عنبر ناگ ماریا تپ نمبر 62)

ہندوستان جا رہے ہیں۔

شہر پر جاپانیوں نے ہوائی جہازوں سے کئی بار بم  
برسائے تھے۔

ناگ کے سامنے ایک بار جاپانی جہازوں نے بم  
برسائے تو وہ حیران رہ گیا کہ انسان نے کس قدر ترقی  
کر لی ہے۔

پہلے تو وہ اڑتے ہوئے جہازوں کو دیکھ کر حیران  
رہ گیا۔ پھر جب انہوں نے بم برسا کر شہر کے ایک  
علاقے کی انٹ سے اینٹ بجا دی تو ناگ حیرت  
میں گم ہو گیا۔

اس قسم کی تباہی اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

## دیوی کپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا تپ نمبر 62)

ایک بم آسمان سے آ کر زمین پر گرتا تھا اور مکانات کو  
برباد کر کے وہاں گہرا گڑھا چھوڑ جاتا تھا۔

ناگ شہر کے سب سے بڑے چوک میں سے گذر  
رہا تھا کہ اس کی نظر ایک بہت بڑے مندر پر پڑی۔  
اس مندر کا کلس چمک رہا تھا۔

وہ مندر میں داخل ہو گیا۔ مندر کی چوڑی  
سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے گملوں میں سفید  
پھول کھل رہے تھے۔

یہ بہت عظیم الشان مندر تھا اور یہاں مہاتما بدھ  
کے سونے کے بت کی پوجا ہوتی تھی۔ ناگ مندر میں  
چل پھر رہا تھا کہ ایک پجاری سے اس کی ملاقات ہو

## دیوی کپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا تپ نمبر 62)

گئی۔

ناگ نے اس سے کہا۔

”بھائی! میں اس شہر میں پر دیسی ہوں۔ کیا مجھے  
یہاں رہنے کو کوئی جگہ مل جائے گی؟“

پجاری نے کہا۔

”یہ مندر ہے۔ یہاں رہنے کو کوئی جگہ نہیں ہے۔  
تم شہر میں کیوں نہیں جاتے۔ ہزاروں لوگ شہر چھوڑ کر  
جار ہے ہیں۔ ان کے مکان خالی ہیں۔ تم کسی مکان  
میں جا کر ڈیرا لگا سکتے ہو۔“

ناگ مندر سے باہر نکل آیا۔ شہر میں اگرچہ  
کاروبار ہو رہا تھا مگر لوگوں کے چہروں پر پریشانی تھی۔

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

پجاری نے ٹھیک کہا تھا۔

کئی مکانوں پر تالے پڑے تھے۔ ناگ شہر سے  
باہر آ گیا۔ یہاں ایک گراؤنڈ کے پاس ایک بستی تھی۔  
بستی میں خاموشی چھائی تھی۔

مکانوں کے دروازے بند تھے۔ ناگ ایک  
مکان کے قریب سے گذرا تو اسے ایک بوڑھے شخص  
نے روک کر پوچھا۔

”تم مجھے اجنبی دکھائی دیتے ہو۔ کہاں سے آئے  
ہو؟“

ناگ نے کہا۔

”میں اور میرا بھائی اسپہال میں جڑی بوٹیوں کی

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

تجارت کرتے تھے۔ وہ مجھ سے جنگ میں بچھڑ گئے۔  
میں رنگون آ گیا ہوں۔ بھائی کی تلاش میں مارا مارا پھر  
رہا ہوں۔“

بوڑھے نے کہا۔

”اگر تم چاہو تو میرے مکان میں رہ سکتے ہو۔ میں  
اپنے بچوں کے پاس گاؤں چارہا ہوں۔“

ناگ نے بوڑھے کا شکریہ ادا کیا اور اس کے گھر  
میں آ گیا۔ یہ دو لمروں کا بنا ہوا تھا۔

بوڑھا اپنا تھوڑا بہت سامان لے کر چلا گیا اور  
ناگ نے وہاں رہنا شروع کر دیا۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عزیزانگ ماریاتھ کی؟



## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

عزیز نے بھی ماریا کو دریائے نیل کی جانب سیر کی غرض سے جاتے دیکھا تو ناگ کے پاس ہی چار پائی پر سو گیا۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو وہاں نہ وہ سرائے تھی۔ نہ دریائے نیل تھا اور نہ اس کے پاس ناگ سویا ہوا تھا۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔

اس نے دیکھا کہ وہ ایک ریلوے سٹیشن کے بیچ پر بیٹھا ہے۔

ریلوے لائن پر ایک انجن اور گاڑی کو کھڑے دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ ریل گاڑی اور اس کا انجن اس نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

اس کے آس پاس چند ایک گورے گورے چہروں والے مرد اور عورتیں ریل کے ڈبوں میں چڑھ رہی تھیں۔

آسمان پر صبح کی روشنی پھیلی تھی۔ ہلکی ہلکی بادل چھائے ہوئے تھے۔ دھوپ بالکل نہیں تھی۔ عزیز نے ایک شخص سے پوچھا۔

”جہاں! یہ کون سا شہر ہے؟“

اسی گورے آدمی نے چونک کر عزیز کو دیکھا اور انگریزی میں پوچھا۔

”تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟“

عزیز سمجھ گیا کہ تاریخ نے پھر اس کے ساتھ مذاق کیا

## دیوی کپالا کا جال (عزرا گاریا تپ نمبر 62)

ہے اور اسے سو دو سو برس آگے کے زمانے میں پھینک دیا ہے۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ ناگ اور ماریا بھی اسی کے ساتھ ہی اسی زمانے میں کہیں سانس لے رہے ہیں۔  
عمر نے سنبھالتے ہوئے کہا۔

”میرا مطلب یہ تھا جناب کہ میں اس شہر کا نام جو سامنے لکھا ہے۔ پڑھ نہیں سکتا۔“

گورے نے کہا۔

یہ انگلستان کا ملک ہے۔ دوسری جنگ عظیم شروع

ہو چکی ہے۔ جرمن ہر روز ہمارے شہروں پر بمباری کرتے ہیں۔

## دیوی کپالا کا جال (عزرا گاریا تپ نمبر 62)

جرمن فوجوں نے فرانس پر قبضہ کر لیا ہے اور تم اس وقت انگلستان کے ایک چھوٹے شہر یارک شائر کے ریلوے سٹیشن پر بیٹھے ہو۔

اب یہ بتاؤ کہ تمہیں کہاں جانا ہے؟

عزرا اب سمجھ گیا تھا۔ کہنے لگا۔

”مجھے لندن شہر جانا ہے۔ یہ بتائیں کہ میں وہاں

کس طرح سے پہنچ سکتا ہوں۔“

عزرا سو برس پہلے بھی لندن آیا تھا اور ایک پرانے

مکان میں کپتان کے ساتھ رہا تھا۔

یقیناً اب وہ کپتان سرکھپ چکا ہوگا۔ خدا جانے

اس کا پرانا مکان وہاں بھی ہے یا نہیں۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

بہر حال اسے یقین تھا کہ لندن پہنچ کر اگر وہ ناگ  
یا مار یا کو تلاش کرے تو ہو سکتا ہے، ان سے ملاقات ہو  
جائے۔

گورے نے کہا۔

اس کے لیے تمہیں یہاں سے ایک ٹکٹ خریدنا ہو  
گا۔ یہاں سے ایک گھنٹے بعد ایک ریل گاڑی چلے  
گی۔

اس میں سوار ہو کر تم لندن پہنچ سکتے ہو۔

کیا تم مصری ہو؟

عزیز نے کہا۔

”جی ہاں“

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

اور اٹھ کر ریل کے انجن کے پاس آ کر کھڑا ہو  
گیا۔ وہ بڑی حیرانی سے انجن کو دیکھ رہا تھا۔

اتنے میں انجن نے زور سے سیٹی بجائے۔ عزیز ڈر  
کر پرے ہٹ گیا۔ پھر زور سے انجن نے بھاپ  
چھوری اور چھک چھک کرتا گاڑی کے ڈبوں کو ساتھ  
لے سٹیشن سے باہر نکل گیا۔

عزیز بت بنا ریلوے انجن اور گاڑی کو دیکھتا رہا۔  
کس قدر حیرت انگیز ایسا دیکھتا تھا۔ اس سے پہلے عزیز  
نے ایسا تماشا کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ پلیٹ فارم پر چلتے پھرتے لگا۔ پلیٹ فارم کی  
چھت کے ساتھ لگے بلب روشن تھے۔ وہ ان روشن

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

بلوں کو بھی حیرت سے تک رہا تھا۔

کچھ فوجی پلیٹ فارم پر بیٹھے ٹرین کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں زور کا الارم ہوا۔ یہ ہوائی حملے کا الارم تھا۔

عزیز نے دیکھا تھا کہ پلیٹ فارم پر بیٹھے سارے لوگ اٹھ کر ادھر ادھر بھاگ گئے۔ عزیز بھی ایک طرف دوڑ کر چھپ گیا۔

عزیز کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔

اس نے ایک گورے سے پوچھا کہ یہ سب کچھ کیا ہے اور لوگ کیوں بھاگ کر چھپ گئے ہیں؟

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

گورے نے پلٹ کر حیرانی سے عزیز کو دیکھا اور پھر کہا۔

”تم مجھے احمق نظر آ رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ خطرے کا الارم بجا ہے اور جرمن طیارے اس علاقے پر بمباری کرنے آ رہے ہیں؟“

”طیارے کیا ہوتے ہیں؟“

گورے کی ہنسی نکل گئی۔

”تمہیں اچھی معلوم ہو جائے گا۔ ذرا اپنی گردن نیچی رکھو۔“

عزیز اس گورے کے ساتھ ایک خندق میں چھپا بیٹھا تھا۔ اتنے میں گھوں گھوں کی آوازیں آنے



## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

لگیں۔

پھر آسمان پر سیاہ اور خاکی رنگ کے بمبار جہاز نمودار ہوئے۔ عنبر تعجب سے انہیں دیکھنے لگا۔ ان جہازوں نے بڑے بڑے لمبو ترے سے گولے نکل نکل کر گرنے لگے۔

پھر زمین دھماکوں سے تھرا گئی۔ عنبر نے سر چھپا لیا۔ زمین ہل رہی تھی۔ مکان گر رہے تھے۔ ایک بم ریلوے اسٹیشن سے ذرا دور ایک مکان پر گرا۔ اس کے پر نچے اڑ گئے۔ ایک بار تو عنبر بھی کانپ گیا۔

پھر جانے عنبر کے دل میں کیا خیال آیا کہ وہ خندق

## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریاتھ نمبر 62)

سے باہر نکل آیا اور سامنے جا کر میدان میں کھڑا ہو گیا اور آسمان پر غوطہ لگا لگا کر بم پھینکتے جرمن ہوائی جہازوں کو ٹکنے لگا۔

گورے نے چیخ کر کہا۔

واپس آ جاؤ بے وقوف! ادھر مر جاؤ گے؟۔

مگر عنبر اپنی جگہ پر کھڑا رہا اور ہوائی جہازوں کو دیکھتا رہا۔

اتنے میں ایک ہوائی جہاز غوطہ لگا کر عنبر کے اوپر آ یا اور اس نے بم پھینک دیا۔ خندق میں چھپے گورے نے دیکھا کہ بم عنبر کے پاؤں میں آ کر زور سے دھماکے سے پھٹا۔

## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریا تپ نمبر 62)

گورے نے گردن جھکالی۔ عنبر زمین سے کوئی  
تیس فٹ اوپر اچھلا اور پھر واپس ایک گڑھے میں گر  
پڑا۔

یہ گڑھا بم نے ڈال دیا تھا۔ اس کے ارد گرد زمین  
تباہ ہو گئی مگر عنبر کو کچھ نہ ہوا تھا۔ وہ گڑھے سے باہر نکل  
آیا۔

گورے کو افسوس ہو رہا تھا کہ یہ شخص مارا گیا مگر  
جب اس نے دیکھا کہ عنبر بم کے ڈالے ہوئے گڑھے  
کے قریب کھڑا ہے جھک کر دیکھ رہا ہے تو وہ اپنی جگہ  
سے ہل گیا اور پتھر کا بت بنا عنبر کو تکتے لگا۔

اس کے خیال سے عنبر کے پر نیچے اڑ کر بکھر چکے

## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریا تپ نمبر 62)

تھے۔

عنبر آہستہ آہستہ چلتا واپس خندق میں آ گیا۔ گورا  
ڈر کر پرے ہٹ گیا۔ اس نے کانپتی آواز میں کہا۔  
”تم کون ہو؟ کیا تم بھوت ہو؟“۔

عنبر ہنسا۔

”نہیں! میں تمہارے جیسا انسان ہوں۔“

گورا بولا۔ مگر تم مرے کیوں نہیں۔ بم تمہارے  
پاؤں میں آ کر پھنسا تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ سچ سچ بتاؤ  
تم کون ہو؟۔  
عنبر نے کہا۔

”ہاں بم گرا ضرور تھا۔ میں اچھلا بھی تھا۔ مگر پھر

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

اپنی جگہ پر آ گیا۔ بس۔ اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا۔

اتنا کہہ کر عزیز خندق سے نکل کر ایک طرف کوچل پڑا۔

گورا اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ لندن جانے والی گاڑی کوئی دو گھنٹے بعد آئی۔

عزیز اس میں بغیر ٹکٹ ہی سوار ہو گیا۔ اس کے پاس پھوٹی کوڑی نہیں تھی۔ وہ ٹکٹ کہاں سے لیتا۔ ڈبے میں کچھ عورتیں اور مرد بھی بیٹھے تھے۔

عزیز بھی کوٹے میں لگ کر بیٹھ گیا۔ انجن نے سیٹی بجائے اور گاڑی چل پڑی۔

## دیوی کمپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

ریل گاڑی کھیتوں میں سے ہو کر تیزی سے گذر رہی تھی کہ ٹکٹ چیکر آ گیا۔ اس نے سارے مسافروں کا ٹکٹ دیکھا۔

عزیز کے پاس آیا تو عزیز نے کہا کہ وہ ٹکٹ نہیں خرید سکا۔ کیونکہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔ ٹکٹ چیکر نے کہا۔

”تم کہاں جا رہے ہو؟“

”لندن شہر“

”تمہیں اگلے اسٹیشن پر اترنا ہوگا۔ میں تمہیں ریلوے پولیس کے حوالے کروں گا۔“

عزیز بڑا پریشان ہوا۔ اس نے ٹکٹ چیکر کی بڑی

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

منت کی کہ بھائی غریب آدمی ہوں۔ پیسے ہوتے تو ضرور ٹکٹ خرید لیتا۔

لیکن گورے ٹکٹ چیکر نے ایک نہ مانی اور اسے اگلے سٹیشن پر اتار کر ریلوے پولیس کے حوالے کر دیا۔ ریلوے پولیس نے عزیز کو حوالات میں بند کر دیا۔ عزیز نے سوچا کم بخت وہ کس مصیبت میں پھنس گیا ہے۔ اس نے ریلوے پولیس کے انچارج کو بلا کر کہا۔

”بھائی! مجھے جانے دیں۔ میرے پاس پیسے ہوئے تو میں ریلوے والوں کی ایک ایک پائی ادا کر دوں گا۔“

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

مگر گورے انچارج اسے جھڑک کر کہنے لگا۔  
”بکواس بند کرو۔ تم کالا آدمی ریلوے کو ہمیشہ تنگ کرتا ہے۔ تم لوگوں نے ہمارے ملک کو ہوٹل بنا رکھا ہے۔ کم بخت جانے کدھر کدھر سے بھکاری لوگ ادھر آ جاتا ہے۔“

عزیز کو بڑا غصہ آیا۔ اس مولے گورے نے اسے بھکاری کہا تھا۔

کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ عزیز فرعون مصر کا بیٹا تھا۔ وہ شہزادہ تھا؟

لیکن اس گورے کو کیا معلوم! عزیز نے اس بد لگام ٹوے گورے کو تماشہ دکھانے کا فیصلہ کر لیا۔ حوالات کی



## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریا تپ نمبر 62)

سلاخیں بڑی مضبوط لوہے کی تھیں۔

عنبر نے دونوں ہاتھوں سے لوہے کے سلاخ دار دروازے کو پکڑا۔ آنکھیں بند کیں اور پورا رونا لگا کر دروازہ اکھاڑ کر نیچے پھینک دیا۔

دروازہ گرنے کا شور سن کر تھانے کا انچارج بھاگا بھاگا آیا۔ وہ یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ دروازہ زمین پر گر ا تھا اور عنبر غائب تھا۔

اس نے سیٹیاں بجائیں۔ شور مچایا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ مگر عنبر وہاں سے رنو چکر ہو چکا تھا۔ وہ اس وقت ریلوے اسٹیشن کے ساتھ ساتھ لندن کی طرف جا رہا تھا۔

## دیوی کپالا کا جال (عنبرناگ ماریا تپ نمبر 62)

اس کے ارد گرد کھیت ہی کھیت تھیں۔ کہیں کہیں ایک آدھ کسان کھیتوں میں گھوڑوں کی مدد سے بل چلاتا نظر آ جاتا تھا۔

چلتے چلتے دو پہر بھی گزر گئی۔ آسمان پر بادل گر جا اور ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی۔ سامنے کچھ دور ایک چھوٹا سا ریلوے اسٹیشن دکھائی دے رہا تھا۔ عنبر ادھر نہیں جانا چاہتا تھا۔ ادھر پکڑے جانے کا ڈر تھا۔

قرب ہی آتے ہیں میں ایک مکان نظر آیا۔ عنبر اس مکان کے پاس آ گیا۔ ایک گھڑی میں پانی بھرا ہوا تھا۔

عنبر نے پانی پیا اور مکان کے چھپر کے نیچے بارش

## دیوی کپالا کا جال (عبرناگ ماریا تپ نمبر 62)

سے بچنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں اندر سے ایک  
موٹی سی عورت یا ہرنکلی۔ اس نے عنبر کو سر سے لے کر  
پاؤں تک گھورا اور کہا۔  
”کون ہو تم؟“  
عنبر نے کہا۔

”مسافر ہوں۔ لندن شہر کو جا رہا ہوں۔ ذرا کی  
ذرا بارش سے دم لینے کو رک گیا ہوں۔“  
اس عورت نے کہا۔

”تم ریل میں سفر کیوں نہیں کرتے؟“

عنبر نے صاف صاف کہہ دیا۔

”میرے پاس ریل کا کرایہ نہیں ہے۔“

عورت نے مسکرا کر کہا۔  
”اندر آ جاؤ۔“

چھوٹا سا دیہاتی کمرہ تھا۔ مگر گرم تھا۔ سردی زیادہ  
نہیں تھی۔ عورت نے عنبر کو دودھ کا گلاس اور روٹی  
کھانے کو دی۔

عنبر نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

جاتے ہوئے عورت نے عنبر کو ریل کا کرایہ بھی دیا  
اور کہا۔

”ریل گاڑی رات کو آئے گی۔ سٹیشن پر چلے

جاؤ۔ ٹکٹ لے کر اس میں بیٹھ جانا۔ وہ تمہیں صبح لندن

پہنچا دے گی۔“

عزیز نے ایک بار پھر نیک دل عورت کا شکریہ ادا  
کیا اور ریلوے اسٹیشن آکر ایک طرف کونے میں  
چھپ کر بیٹھ گیا۔

## خوفناک گوریلے

رات کو گاڑی آگئی۔

بمباری کی وجہ سے رات کو اندھیرا رہتا تھا۔ بلیک  
آؤٹ ہوتا تھا۔

عزیز گاڑی میں سوار ہو گیا۔ گاڑی ساری رات  
چلتی رہی۔ صبح وہ لندن پہنچ گیا۔ یہاں آدھا شہر  
بمباری کی وجہ سے بے کادھیر بنا ہوا تھا۔

## دیوی کپالا کا جال (عزناگ ماریا تپ نمبر 62)

عزنا کو سب سے پہلے پیوں کی ضرورت تھی۔ اس کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی۔ اس نے ایک جگہ ملبہ صاف کرنے کا کام حاصل کر لیا وہ دن کو کام کرتا اور رات کو شیٹن کے پاس ہی ایک کھولی میں جا کر سو رہتا۔

اتوار کو چھٹی ہوتی تو وہ شہر کے چکر لگاتا۔ اس خیال سے کہ شاید ماریا اور ناگ سے ملاقات ہو جائے۔

ادھر ماریا اکیلی سڑک پر پیرس کو چلی جا رہی تھی۔ یہ کچی سڑک کھیتوں میں سے ہو کر جاتی تھی۔ راستے میں اس نے جرمن سپاہیوں کو گاڑیوں میں سوار

## دیوی کپالا کا جال (عزناگ ماریا تپ نمبر 62)

آتے جاتے دیکھا فرانسیسی کسان سبے ہوئے گھروں میں بیٹھے تھے۔

ان کی باتوں سے معلوم ہوا کہ جرمنوں نے پیرس اور دوسرے شہروں پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔

چلتے ہوئے ماریا تھک گئی۔ وہ ایک کھیت کی منڈیر پر بیٹھ گئی۔ پاس ہی ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ اس نے تھوڑا سا پانی پیا اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد پھر آگے چل پڑی۔

شام تک وہ سفر کرتی رہی۔ آخر ایک گاؤں میں آ گئی۔ یہاں ایک گرجا گھر میں اس نے ایک پادری کے گھر میں پناہ لی۔



## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

پادری کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ ماریا نے باورچی خانے میں جا کر کھانا کھایا۔ لباس تبدیل کیا اور گر جا گھر میں آ کر خداوند کی عبادت اور اس کا شکر ادا کیا۔ پھر وہ گر بے کے بیچ پر ہی سو گئی۔

دن نکلا تو وہ گر بے سے باہر آ گئی۔

یہاں کچھ فوجی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ ان فوجیوں کی باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ پیرس جا رہے ہیں۔

ماریا بھی ایک گاڑی کی چھت پر سوار ہو گئی۔

گاڑیاں روانہ ہوئیں۔ شام سے کچھ پہلے وہ پیرس پہنچ گئی۔

پیرس میں بڑی رونق تھی۔ جرمن فوجی ہر طرف دندناتے پھر رہے تھے۔ فرانس کے لوگوں نے اگرچہ شکست قبول کر لی تھی۔

مگر دل میں وہ جرمنوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔

ماریا سڑکوں پر گھومتے پھرتے ایک ایسے علاقے میں آ گئی۔ جہاں دائیں بائیں ہوٹل تھے۔

یہاں لوگ بیٹھے کھا پی رہے تھے۔ ماریا کو بھی بڑی جھوک لگ رہی تھی۔ وہ ایک ہوٹل میں داخل ہوئی اور کسی طرح لوگوں سے بچتی بچاتی ہوٹل کے باورچی خانے میں آ گئی۔

یہاں میزوں پر قسم قسم کے مزیدار کھانے اور میٹھے

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریا تپ نمبر 62)

بسکٹ تھالیوں میں بچے تھے۔

ماریا نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور ہوٹل سے باہر آ گئی۔

اب اسے ضرورت اس بات کی تھی کہ رات بسر کرنے کے لیے کوئی ٹھکانہ تلاش کیا جائے۔ چلتے چلتے اس کی نظر ایک عمارت پر پڑی۔

وہاں فرانسیسی زبان میں لکھا تھا۔

”یہاں ماہوار کرائے پر کمرے ملتے ہیں۔“

ماریا عمارت میں آ گئی۔ اندر سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں۔ ماریا کچھ دیر سیڑھیوں میں کھڑی رہی۔ کاؤنٹر کے آگے دو ایک مسافر کھڑے رجسٹر پر اپنے نام

وغیرہ لکھ رہے تھے۔

پھر وہ سیڑھیاں چڑھ کر دوسری منزل پر آ گئی یہاں آٹھ کمرے سامنے کمرے بنے تھے۔ جنگ کی وجہ سے اکثر کمرے خالی تھے۔

ماریا نے سب سے آخر والا کمرہ اپنے لیے پسند کر لیا۔ اس کمرے کے باہر تالا لگا تھا۔ اس نے تالا توڑ کر پھینک دیا اور کمرے میں آ گئی۔

بڑا آرام دہ کمرہ تھا۔ بستر اور لحاف اور میز کرسی اور آتشدان موجود تھے۔ ماریا نے غسل کیا۔ کپڑے صاف ستھرے کر کے دوبارہ پہنے اور بستر پر لیٹ گئی کہ کچھ دیر آرام کرے۔

## دیوی کپالا کا جال (نمبر 62)

رات گہری ہو رہی تھی۔ شہر میں روشنیاں بالکل نہیں تھیں۔ جنگ کی وجہ سے بلیک آؤٹ تھا۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔

صرف کمروں کے اندر شیڈ لگا کر موم بتیاں روشن تھیں۔ ماریا نے کوئی موم بتی روشن نہ کی۔ اچانک اسے باہر قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ساتھ ہی آواز آئی۔

”کوئے والا یہ کمرہ بڑا آرام دہ ہے، جناب آپ یہاں بڑا سکون محسوس کریں گے۔“

ماریا بستر سے جلدی سے اٹھ کر کوئے میں کھڑی ہو گئی۔ ہوٹل کا ملازم اپنے ساتھ ایک جرمن فوجی افسر کو

## دیوی کپالا کا جال (نمبر 62)

لیے چلا آ رہا تھا۔

اس نے جودیکھا کہ تالا کھلا ہے تو بڑا حیران ہوا۔ مگر اسے اپنی حیرانی جرمن افسر پر ظاہر نہ ہونے دی۔ کمرہ کھول کر ملازم نے شیڈ والی موم بتی روشن کر کے میز پر رکھ دی۔

جرمن فوجی نے کوٹ اتار کر کھونٹی پر لٹکا دیا۔ ملازم نے اس کا سوٹ کیس میز پر رکھ دیا اور کہا۔

”آپ کیا چاہنا پسند کریں گے؟“

”کافی۔۔۔ گرم گرم۔“

”جو حکم حضور!“

ملازم دروازہ بند کر کے کافی لانے چلا گیا۔ اور

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگاریا تپ نمبر 62)

جرمن فوجی افسر سیٹی بجاتا غسل خانے میں چلا گیا۔

ماریا نے سوچا کہ وہ کیا کرے؟۔

اسی کمرے میں رہے یا یہاں سے نکل جائے؟۔

مگر وہ یہاں سے نکل کر کہاں جائے گی۔

وہ جہاں بھی جائے گی اس کے ساتھ یہی مصیبت

پیش آئے گی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اسی کمرے میں

رہے گی۔

اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اس جرمن افسر کو نکال

کر باہر کرے گی۔

اتنے میں نوکر کافی لے آیا۔ جرمن فوجی افسر بھی

غسل خانے میں سونے کا لباس پہن کر باہر آچکا تھا۔

ملازم چلا گیا۔

جرمن افسر کافی پینے لگا۔ پھر اس نے ٹیلی فون کرنا

شروع کر دیا۔ جرمن زبان میں وہ کسی فوجی سے کہہ رہا

تھا۔

”پیرس پر قبضہ مکمل ہو چکا ہے۔ کل تک ہماری

بہادر فوجیں سارے فرانس پر اپنے قدم جمالیں گی۔

ہم نے فرانٹس کے تمام محبت وطن لوگوں کو قتل کر دیا ہے

یا جیلوں میں ٹھونس دیا ہے۔“

کسی نے دوسری طرف سے کہا۔

”جو فرانسیسی عورت ہمارے پاس قید ہے۔ اس کا

کیا کریں؟“۔



## دیوی کیا لا کا جال (عزیزانگ ماریاتس نمبر 62)

جرمن افسر نے قہقہہ لگا کر کہا۔

”اسے گولی مار دو۔“

فون بند کر کے جرمن فوجی افسر گرم گرم بستر میں آ

کر لیٹ گیا۔

ماریا چپ چاپ دیوار کے ساتھ لگی کھڑی یہ سارا

کچھ دیکھ رہی تھی۔ وہ بڑی پریشان ہوئی کہ اب کیا

کرے؟

وہ کہاں سوئے گی؟

آخر اس کے دماغ میں ایک ترکیب آ گئی۔ اس

نے آگے بڑھ کر ٹیلی فون نیچے گرا دیا۔ جرمن فوجی ہڑ

بڑا کراٹھ بیٹھا۔ اس نے پستول نکال لیا۔

”کون ہے؟“

ماریا نے دروازہ بند کر دیا۔ جرمن افسر بستر سے

اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے پستول تان لیا تھا۔

”کون ہے کمرے میں؟ جواب دو نہیں تو میں

گولی مار دوں گا۔“

ماریا نے گہری آواز بنا کر کہا۔

”میں اس عورت کی روح ہوں جس کو ابھی ابھی

تمہارے حکم سے گولی مار دی گئی ہے۔“

جرمن افسر رگیا۔

”تم۔۔۔ تم۔۔۔“

”ہاں! میں اسی عورت کی روح ہوں۔ میں مر چکی

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتسٹ نمبر 62)

ہوں۔ ابھی ابھی تم نے فون پر ان لوگوں کو حکم دیا تھا کہ مجھے گولی مار دو۔ انہوں نے مجھے گولی مار دی ہے۔ میں اس مردہ عورت کی روح ہوں۔“

جرمن افسر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر موم بتی کی مدھم روشنی میں کمرے میں دیکھنے لگا۔ اسے وہاں کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔

اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول اب کپکپانے لگا تھا۔ ماریا نے محسوس کیا کہ انسان چاہے کتنی ترقی کر جائے مگر وہ روحوں سے اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح آج سے ہزاروں سال پہلے انسان ڈرا کرتے تھے۔

جرمن افسر نے کانپتی آواز میں پوچھا۔

”تم۔ تم کیا چاہتی ہو؟“

ماریا نے کہا۔

میں تم سے انتقام لینے آئی ہوں۔ میں تمہیں ہلاک کرنے آئی ہوں۔ میرے ہاتھ میں پستول ہے جس کو تم نہیں دیکھ سکتے۔

اس پستول میں پانچ گولیاں بھری ہیں۔ میں یہ پانچوں گولیاں تمہاری کھوپڑی میں ماروں گی۔ تاکہ تمہیں ہزاروں بے گناہوں کے قتل کی سزا مل سکے۔ اب تو جرمن افسر کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ اس نے گھکھکھاتے ہوئے کہا۔

”مجھے معاف کر دو اے روح! مجھے معاف کر دو۔“

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتسٹ نمبر 62)

اب میں کسی عورت پر ظلم کروں گا۔“

ماریا نے سوچا، اگر اس نے جرمن افسر کو ہلاک کر دیا تو لاش ٹھکانے لگانے کی مصیبت پڑ جائے گی۔ بہتر یہی ہے کہ اسے یہاں سے بھگا دیا جائے۔ چنانچہ اس نے کہا۔

”چلو میں تمہیں معاف کرتی ہوں۔ لیکن ابھی، اسی وقت یہاں سے سامان اٹھا کر بھاگ جاؤ۔ اور پھر کبھی اس طرف کا رخ نہ کرنا۔“

جرمن افسر تو خوشی سے پاگل ہو گیا۔ جلدی سے

بولاً۔

”ابھی بھاگ جاتا ہوں۔ ابھی بھاگ جاتا

ہوں۔“

اور جرمن افسر تیزی سے اپنا سارا سامان اٹھا کر کمرے سے نکل گیا۔ نیچے جا کر اس نے کاؤنٹر کلرک سے کہا۔

”اس کمرے میں بھوت آ گیا ہے۔ میں جا رہا ہوں۔“

جرمن افسر باہر نکل گیا۔ کاؤنٹر کلرک حیران ہو کر ملازم کے کام نہ کتنے لگا۔

”ذرا اوپر جا کر دیکھ تو سہی۔ کمرے میں کون سا بھوت آ گیا۔“

ملازم نے ڈرتے ہوئے کہا۔

## دیوی کمپالا کا جال (نمبرنگ ماریاتھ نمبر 62)

”تم جا کر دیکھو۔ میں نہیں جاؤں گی۔“

کاؤنٹر کلرک نے مالک سے بات کی۔ دونوں

دبے پاؤں سیڑھیاں چڑھتے اور ماریا کے کمرے میں آئے۔ ماریا نے موسمِ ہتی کو بھجایا نہیں تھا۔

وہ خواہ مخواہ وہاں ڈرامہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ

بستر پر سے اٹھ کر کونے میں جا کھڑی ہوئی۔ مالک اور

ملازم دبے پاؤں اندر آ گئے۔

انہوں نے کانپتے کانپتے ادھر ادھر دیکھا۔ کمرہ

خالی پڑا تھا۔ مالک نے اپنی توند پر ہاتھ پھیرتے

ہوئے کہا۔

”کون کہتا ہے۔ یہاں بھوت ہے؟ اس جرمن

## دیوی کمپالا کا جال (نمبرنگ ماریاتھ نمبر 62)

افسر کا دماغ خراب ہو گیا تھا۔ دیکھو۔ کمرہ خالی پڑا

ہے۔ چلو بستر ٹھیک کرو اور کمرے میں تالا ڈال دو۔“

مالک باہر نکل گیا۔ ملازم لڑکا ڈرتے ڈرتے پلنگ

کے پاس آیا اور بستر ٹھیک کر کے جلدی سے باہر نکل

گیا۔

باہر جاتے ہی اس نے دروازہ بند کر کے تالا ڈال

دیا۔ یہ دیوی مصیبت تھی جو اس کم بخت نے باہر سے

تالا لگا دیا تھا۔ ماریا نے کچھ نہ کیا اور بستر میں گھس

کر لچاف اوپر لے کر سو گئی۔

ساری رات وہ بڑے آرام سے سوئی رہی۔ صبح

اس کی آنکھ کھولی تو کھڑکی میں سے دھوپ اندر کمرے



## دیوی کپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا تپ نمبر 62)

میں آرہی تھی۔

وہ بڑی تروتازہ محسوس کر رہی تھی۔ موسمِ بقی رات ملازم نے نہیں بچھائی تھی۔ وہ ساری پلکل کرجھ چکی تھی۔

ماریا نے اٹھ کر گرم پانی سے غسل کیا۔ کپڑے تبدیل کر کے سوچنے لگی کہ یہاں سے نیچے کیسے جائے؟

وہ دروازے کو دھکا مار کر توڑ سکتی تھی۔ لیکن اس نے ایسا کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ وہ سوچنے لگی کہ کمرے سے کس طرح یاہر نکلا جائے اور واپس آ کر آرام بھی کر سکے۔

## دیوی کپالا کا جال (عزرا ناگ ماریا تپ نمبر 62)

اس نے کھڑکی میں سے جھانک کر نیچے دیکھا۔

نیچے کافی گہرائی تھی۔ وہ غسل خانے میں آگئی۔ یہاں کھڑکی میں سے نیچے جھانکی تو کیا دیکھتی ہے کہ نیچے ایک سیاہ رنگ کی لوہے کی پتلی سی سیڑھی چلی جا رہی ہے۔

ماریا بڑی خوش ہوئی۔ ہوٹل کا ملازم اس کھڑکی کو بند کرنا بھول گیا تھا۔ ماریا بڑے آرام سے سیڑھی اتر کر باہر بازار میں آگئی۔

سڑک پر کافی رونق تھی۔ لوگ اپنے اپنے کام کاج کو چلے جا رہے تھے۔

ماریا ان لوگوں میں ناگ اور عزرا کی شکلیں تلاش کر

## دیوی کپالا کا جال (نمبر 62)

رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک جگہ کچھ بھیڑی لگی ہے۔

ماریا وہاں آ گئی۔ دو جرمن سپاہی ایک نوجوان لڑکے کو پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے لڑکے کو مارا بھی تھا۔

لڑکے کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔ لوگ چپ چاپ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ جرمن فوجی لڑکے کو گھسیٹ کر لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

وہ کہہ رہے تھے کہ لڑکا جاسوس ہے اور جرمنوں کے خلاف فرانس کے گوریلوں کو اسلحہ سپلائی کرتا ہے۔ لوگوں کی ہمدردیاں اس لڑکے کے ساتھ تھیں مگر وہ

## دیوی کپالا کا جال (نمبر 62)

مجبور تھے۔

لڑکے کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ ماریا کو بات کا احساس تھا کہ جرمنوں نے زبردستی فرانس پر قبضہ کر کے وہاں لوگوں کو بے تحاشا قتل کیا ہے۔

لیکن فرانس کے لوگ بے بس ہو چکے ہیں۔ ماریا نے لڑکے کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ موقع دیکھ کر آگے بڑھی۔

اس نے ایک جرمن سپاہی کی بندوق کھینچ کر چھین لی۔

جرمن سپاہی نے گھوم کر دیکھا کہ اس کی بندوق کس نے چھینی ہے۔ بندوق ماریا کے ہاتھ میں

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریا تپ نمبر 62)

آتے ہیں غائب ہو چکی تھی۔ وہ بھونچکا سا ہو کر لوگوں کو تنکے لگا۔

”کس نے میری بندوق چھینی ہے؟“ جلدی بتاؤ۔“

دوسرے جرمن سپاہی نے یہ سب کچھ دیکھا تو گولی چلا دی۔ گولی ایک عورت کو لگی جو وہیں ڈھیر ہو گئی۔

ماریا کو سخت طیش آ گیا۔ اس نے بندوق کی نالی اوپر اٹھائی اور جرمن سپاہی کا نشانہ باندھ کر بندوق چلا دی۔

دھائیں کی آواز کے ساتھ جرمن سپاہی زمین پر

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریا تپ نمبر 62)

گر کر تڑپنے لگا دوسرے سپاہی نے پستول نکال لیا۔ ابھی وہ پستول چلانے ہی لگا تھا کہ ماریا نے دوسری گولی چلا کر اس جرمن کو بھی موت کی آغوش میں پہنچا دیا۔

یہ جو کچھ بھی ہوا کسی کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ لوگ دم بخود تین لاشوں کو دیکھ رہے تھے۔ لڑکے نے موقع غنیمت جانا اور سامنے والے مکان میں گھس گیا۔ دوسرے لوگ بھی وہاں سے بھاگ گئے۔ ماریا نے دیکھا کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑکی کے ساتھ چھپ کر کھڑا ہر دیکھ رہا تھا۔

ماریا دوسرے کمرے میں آ گئی۔ یہاں ایک

## دیوی کپالا کا جال (عزراگ ماریا تپ نمبر 62)

چھوٹے کمرے کو دروازہ جاتا تھا۔ جو بند تھا اور جس پر  
تالا پڑا تھا۔

ماریا سمجھ گئی کہ انہوں نے لڑکے کو اسی کمرے میں  
چھپایا ہے۔ وہ ابھی کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔ کہ  
نیچے شور مچ گیا۔ بوڑھی عورت تیزی سے خون کے  
دھبے صاف کرنے لگی۔

کھڑکی کے ساتھ کھڑے مرد نے گھبرا کر کہا۔  
”جرمن سپاہی ادھر آ رہے ہیں۔“

بھاگ کر پچھلے کمرے میں گیا۔ بوڑھی عورت نے  
اٹھ کر کپڑے درست کیے اور کڑھائی کا کام لے کر  
کرسی پر یوں بیٹھ گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ اتنے میں

## دیوی کپالا کا جال (عزراگ ماریا تپ نمبر 62)

دھڑا دھڑا کرتے چار جرمن سپاہی ٹامی گئیں اور  
بندوقیں تانے ہر شے کو ٹھوکر سے ادھر ادھر گراتے  
کمرے میں آ گئے۔

انہوں نے آتے ہی بوڑھی عورت کے کندھے پر  
بندوق کا بیٹ زور سے مارا۔

بوڑھی عورت نے تھر تھرائی آواز میں کہا۔  
”یہاں کوئی لڑکا نہیں ہے۔“

جرمن سپاہی نے بندوق کا فائر داغ دیا۔ گولی  
عورت کی کھوپڑی اڑاتی گذر گئی۔ عورت زمین پر گر  
پڑی۔ اور مر گئی۔

دوسرے سپاہی کمرے میں آ گئے۔ یہاں وہی



## دیوی کپالا کا جال (عزراگ ماریا تپ نمبر 62)

مرد کھڑا تھا۔ جرمنوں نے اس سے بھی لڑکے کے بارے میں پوچھا۔ اس ادھیڑ عمر مرد نے کہا۔

”وہ آیا تھا مگر اس کھڑکی سے بھاگ گیا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کون تھا اور کدھر گیا۔“

جرمن سپاہیوں نے ادھیڑ عمر مرد کے گلے میں رسی ڈال کر کستی شروع کر دی۔ مرد کی آنکھیں ابل پڑیں۔  
”ختم کر دو اسے بھی۔“

اس سے پہلے کہ سپاہی اس ادھیڑ عمر مرد پر گولی چلاتے ماریا نے گولی چلا دی۔ ایک جرمن سپاہی اچھل کر گر اور مر گیا۔

دوسری گولی ماریا نے دوسرے سپاہی پر چلا دی۔

## دیوی کپالا کا جال (عزراگ ماریا تپ نمبر 62)

وہ بھی گر کر فرش پر ترپنے لگا۔ دونوں جرمن سپاہی گھبرا کر کمرے میں ادھر ادھر تکنے لگے۔

ماریا نے ایک اور فارز کر کے تیسرے سپاہی کو بھی ہلاک کر دیا۔ چوتھا جرمن سپاہی بھاگنے والا تھا کہ چوتھی گولی نے اسے بھی ختم کر دیا۔

اس کمرے میں اب صرف ایک ہی حیران و پریشان شخص کھڑا تھا۔ اور وہ تھا ادھیڑ عمر فرانسیسی۔ وہ دم بخود تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ گولیاں کدھر سے آئی تھیں جنہوں نے چاروں جرمن سپاہیوں کو ڈھیر کر دیا تھا۔

اب ماریا نے اس کے ساتھ کھل کر بات کرنے کا

## دیوی کپالا کا جال (عزرا گاریا تپ نمبر 62)

فیصلہ کیا۔ اس نے سنجیدہ آواز میں کہا۔

”میں جانتی ہوں، تم محبت وطن گوریلا ہو اور تم نے ہی اس لڑکے کو چھپایا ہے۔ میری آواز پر یہاں اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

تمہارے لیے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں تم لوگوں کی ہمدرد ہوں اور تمہاری مدد کرنے یہاں آئی ہوں۔

تم یہی سمجھ لو کہ میں ایک روح ہوں جسے آسمان سے تمہاری مدد کے لیے بھیجا گیا ہے۔ کیا اب بھی تم مجھ سے ڈرو گے؟

ادیٹر عمر آدمی خاموش تھا۔

ماریا نے کہا۔

”میں چاہتی ہوں کہ اب تم حیران ہونا چھوڑ کر میرے سوالوں کا جواب دو۔ کیا تم محبت وطن گوریلا ہو؟“

ادیٹر عمر مرد نے کہا۔

”ہاں۔“

ماریا بولی۔

مجھے تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ اب میری بات غور سے سنو جس لڑکے کو تم نے پناہ دی ہے، اس کو جرمن سپاہیوں سے میں نے ہی بچایا تھا۔

سڑک پر میں نے ہی دونوں جرمنوں کو موت کے

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

لگھاٹ اتار دیا تھا۔ میں تمہارے ساتھ مل کر تم لوگوں کے ساتھ کام کرتا چاہتی ہوں۔ تاکہ دھم فرانس کی سر زمین سے دشمن کو نکال باہر کریں۔

میں تمہاری بڑی مدد کر سکتی ہوں۔ کیونکہ میں کسی کو نظر نہیں آتی۔ اب تم یہ بتاؤ کہ لڑکا کہاں ہے؟ تاکہ اسے کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے۔

ویسے بھی میری خواہش ہے کہ تم مجھے دوسرے گوریلا لوگوں سے ملاؤ۔ مجھے افسوس ہے کہ تمہاری بیوی کو ان ظالموں نے مار دیا۔

میں اسے بچا نہ سکی۔ اس کا مجھے افسوس ہے۔ لیکن خطرہ اس مکان پر منڈلا رہا ہے۔ تمہیں لڑکے کو ساتھ

## دیوی کپالا کا جال (عزیزانگ ماریاتھ نمبر 62)

لے کر یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ جرمن اس مکان کو بم مار کر اڑا دیں گے۔

”اے مقدس روح! تمہاری مدد کا شکریہ! میں اپنے وطن پر اپنے بچوں کو بھی قربان کر سکتا ہوں۔ ایک بیوی کیا۔ اگر میری دس بیویاں ہوتیں تو میں انہیں بھی قربان کر دیتا۔“

پھر اس نے سیٹی بجائی۔ پچھلے کمرے سے وہی لڑکا سامنے آ گیا۔

اس کے ماتھے پر پٹی بندھی تھی۔ ادھیڑ عمر مرد نے اسے کہا۔

”شارل! اس وقت ہمارے ساتھ اس کمرے

## دیوی کپالا کا جال (نمبر 62)

میں ایک مقدس روح بھی موجود ہے۔“

لڑکا بوکھلا سا گیا۔

ماریا نے کہا۔

”شارل! گھبراؤ نہیں۔ میں ایک نیک روح ہوں۔

اور تم لوگوں کے ساتھ مل کر جرموں کو فرانس سے

نکالنے آئی ہوں۔ میرا نام ماریا ہے۔ میں نے تمہیں

جرمنوں سے بچایا تھا۔“

اسی وقت دونوں اس مکان سے نکل کر پچھلی

طرف سڑک پر آ گئے۔ ماریا بھی ان کے ساتھ تھی۔

مرد نے کہا۔

”ماریا! بہن! یہاں سے ہم ایک ٹرک میں سوار ہو

کر بھاگیں گے۔ تم بھی ہمارے ساتھ سوار ہو جانا۔“

”ٹھیک ہے۔“

ماریا نے کہا۔

مرد شارل کو لے کر ایک گلی میں گھس گیا۔ کونے پر

ایک ٹرک کھڑا تھا۔ مرد نے ڈرائیور سے بات کی۔

دونوں اس میں سوار ہو گئے۔

ماریا بھی جلدی سے سوار ہو گئی۔ ٹرک بڑی تیزی

سے شہر کے بازاروں میں سفر کرتا ایک ایسے علاقے

میں پہنچا جو دریائے سین کے دوسرے کنارے پر تھا۔

یہاں بڑی گنجان آبادی تھی۔ ٹرک ایک جگہ رک

گیا۔



## دیوی کپالا کا جال (نمبر 62)

”بہن ماریا! تم ہمارے ساتھ ہونا؟“

”ہاں۔“

”ہمارے ساتھ ہی رہنا۔“

وہ دونوں گلیوں گلیوں ہوتے ایک مکان کی  
ڈیوڑھی میں داخل ہو گئے۔ اندر ایک کمرہ تھا۔ فرش  
لکڑی کا تھا۔

مرد نے ایک جگہ سے لکڑی کا ٹکڑا اٹھایا۔ نیچے  
بیٹھیاں تھیں۔ وہ بیٹھیاں اتر گئے۔ نیچے تہہ خانہ آ  
گیا۔

یہاں ایک عورت اور ایک مرد بیٹھے کچھ لکھ رہے  
تھے۔ شارل اور مرکو دیکھ کر وہ بڑے خوش ہوئے۔

## دیوی کپالا کا جال (نمبر 62)

مرد نے کہا۔

”دوستو! ہم بیچ کر نکل آئے۔“

ماریا نے اس ادھیڑ عمر مرد اور شارل کو خبردار کر دیا  
تھا کہ اس کے بارے میں کسی تیسرے آدمی کو بالکل  
نہ بتایا جائے۔

وہ مرد خاموش رہا۔ ماریا کے متعلق اس نے

دونوں کو کچھ نہ بتایا۔

ایک گوریلا بولا۔

”آج رات جرمن ہیڈ کوارٹر پر بم پھینکنا ہوگا۔“

# دیوی کیپالا کا جال (عنبر ناگ ماریا قسط نمبر 62)

PDF By  
princeofdhum@urdufanz.com

☆ پیرس میں ماریا نے کیا کیا معرکے مارے؟

☆ ناگ کیسے وہاں پہنچا؟

☆ عنبر سے ان دونوں کی کہاں ملاقات ہوئی؟

☆ یہ سب کچھ اس ناول کی 63 ویں

قسط میں پڑھئے